اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۵) — مطبوعہ ۳۱ اگست ۱۸۹۴ء روز جمعہ — جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عاہ

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عاہ ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائے گی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی*

ایڈیٹوریل

اچھا آدمی دل کے اچھے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہے۔ اور برا آدمی برے خزانے سے بری چیزیں باہر لاتا ہے*

متی ۱۲-۳۵

یہہ ایک ایسا زبردست قانون قدرت ہے۔ کہ کسی انسان کی مجال نہیں کہ اُس کی مخالفت کرسکے ؛ البتہ یہہ ممکن ہے۔ کہ کوئی ریاکار شخص اپنی زبان سے ایسے کلمات نکالے۔ جو اُس کے دلی خیالات کے برعکس ہوں۔ لیکن اِس صورت میں اُس کا ضمیر ایسی حرکت کی برائی کو اُس پر ظاہر کئے بغیر کبھی نہیں رہ سکتا۔ اور نہ اُس کی یہہ حالت ہمیشہ تک قایم رہ سکتی ہے ؛ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض آدمی اپنی بات کی پیچ۔ یا مذہبی تعصب کے باعث حق بات کہنے سے رُک جاتے۔ یا دبی ہوئی زبان سے کچھہ کہہ دیتے ہیں۔ مگر سچائی میں ایک ایسی زبردست طاقت ہے۔ کہ اُس کا اظہار کبھی کبھی متکلم کی بلاارادت وخواہش ہو ہی جاتا ہے۔ خواہ اُس کا اظہار کرنا خود کے لئے غیر مفید اور دوسرے کے لئے فائدہ بخش کیوں نہو؛ یہہ وہ اعلیٰ طاقت تھی۔ کہ جس نے قیافا سردار کاہن جیسے مسیح کے مخالف سے حق بات کہلوادی۔ کہ "ہمارے لئے یہہ بہتر ہے کہ ایک آدمی قوم کے بدلے مرے۔ نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو" یوحنا ۱۱-۵۰ ؛ یہہ اسی زبردست طاقت کا غلبہ تھا۔ کہ مسیح کے تشنۂ خون یہودیوں نے اپنی زبان سے خلاف خواہش نہایت حیران ہو کر مسیح کے حق میں یہہ گواہی دی۔ کہ اُس نے سب کچھ اچھا کیا۔ کہ بہروں کو سننے کی۔ اور گونگوں کو بولنے کی طاقت دیتا ہے" مرقس ۷-۳۷ ؛ جوش غضب کو مغلوب کرنے والا یہہ اسی کا اثر تھا۔ کہ مسیح کو گرفتار کرنے کے لئے فریسیوں کی طرف سے بھیجے ہوئے پیادوں نے بے نیل مرام واپس جا کر دلیرانہ کہہ دیا۔ کہ "ہرگز کسی آدمی نے اِس شخص کی مانند کلام نہیں کیا"! یوحنا ۷-۴۶ ؛ راقم زبور نے درست لکھا ہے۔ کہ "تو نے اپنے مخالفوں کے سبب بچوں اور شیرخواروں کے مُنہہ میں سے قوت پیدا کی۔ تاکہ دشمن اور انتقام لینے والے کو خاموش کرا دے" زبور ۸-۲ ؛

روح ہے وہ جو جلاتی ہے جسم کچھہ فائدہ نہیں۔ یہہ باتیں جو تمہیں کہتا ہوں روح اور زندگی ہیں ؛ یوحنا ۶-۶۳ ؛

مسیحی مذہب اور دیگر مذاہب دنیا میں یہہ بہت بڑا فرق ہے کہ وہ بہ نسبت جسم کے روح سے زیادہ تر متعلق ہے۔ بخلاف اِس کے دیگر مذاہب ظاہری و جسمانی باتوں پر زیادہ متوجہ پائے جاتے۔ اور اُنہیں کی تعمیل و تکمیل میں اپنے پیروؤں کو شب و روز مشغول رکھ کر روحانیت سے غافل و بے پروا رکھتے۔ اور یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر تم یہہ سب باتیں کرتے رہو تو محفوظ وسلامت رہو گے*

ہم نہایت تعجب کرتے جب دیکھتے ہیں کہ اکثر نوجوان محمدی اپنے دہنے بازو پر بڑے بڑے تعویز باندہے ہوئے ہیں جن میں آیات قرآنی یا کوئی عربی دعائیں وغیرہ لکھی ہوتی ہیں - اور محمدی بچوں کے گلوں میں تعویذوں کا ایک ہار پڑا رہتا ہے ؛ وہ یہہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں - کہ فلاں کلمہ عربی کے وردزبان رکھنے سے بیشمار گناہ معاف ہوجائیں گے - اور اگر فلاں اسم یا کلمہ اتنی دفعہ پڑہیں تو وہ مطلب جو کہ خاطر ہے حاصل ہوجائے گا ؛ محمدیوں کے عقاید میں یہہ باتیں صرف زندوں ہی کے حق میں مفید نہیں - بلکہ مُردوں کے حق میں بھی بڑی مفید سمجھی جاتی ہیں - چنانچہ اکثر محمدی اپنے لئے مرنے سے پہلے ایسی چادر کفن خرید رکھتے ہیں جس پر بر رنگ خاکی قرآن کی بعض سورتیں یا آیتیں چھپی ہوئی ہوتی ہیں - اور سمجھتے ہیں کہ ایسے کفن میں مُردے کو کفنانا و فنا اُس کے لئے باعثِ حصولِ نجات ہوگا ؛ شیعہ محمدیوں میں مُردے کے سینہ پر جواب نامہ لکھکر تہہ کرکے رکھدیتے ہیں - یہہ ایک گز بہر لمبا کپڑا ہوتا ہے جس کو وہ پانی سے بھگو کر مٹی کی ڈلی سے اُسپر عربی عبارت میں لکھتے ہیں کہ " کہ اللہ میرا رب ہے - محمد میرا نبی ہے - قرآن میری کتاب ہے - کعبہ میرا قبلہ ہے - علی میرا امام ہے " وغیرہ وغیرہ انکا یہہ عقیدہ ہے کہ جب نکیرین (فرشتے) مُردے کا حساب لینے کو قبر میں آئیں گے تو یہہ جواب نامہ پڑھکر مطمئن ہوجائیں گے اور مردہ سے کچھ مواخذہ نکریں گے ؛ جب ہم محمدیت کی ایسی باتوں کا مسیحیت کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں - تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اول الذکر باتیں بے علم و نادان لوگوں کو بھلانے اور خوش کرنے کے لئے گھڑی گئی ہیں - اور موخر الذکر طالبانِ حقیقت کے لئے وہ باتیں ہیں جو فی الحقیقت روح اور زندگی ہیں +

" کچھ پوشیدہ نہیں جو ظاہر نہوگا - اور نہ کوئی چھپا جو معلوم نہوگا اور کھل نہ جائے گا " لوقا ۸-۱۷ +

اکثر اولڈ فیشن والے مولوی ملاؤں کو یہہ امر نہایت نہایت ناگوار معلوم ہوگا - کہ پادری مولوی عمادالدین صاحب لاہز ڈی ڈی نے قرآن کا بامحاورہ اُردو میں ترجمہ کیا ہے - جس کی اس اُنیسویں صدی میں نہایت ہی ضرورت تھی ؛ بیشمار لوگ جو عربی داں ہیں قرآن کو عربی میں پڑہنے سے بھی اُس کے مطلب و معنی سے آگاہی حاصل کرکے معلوم کرسکتے تھے - کہ " اُس میں کیا ہے " مگر لاکھوں آدمی صرف طوطے مینا کی طرح اُس کو آج تک پڑھتے رہتے ہیں اور نہیں جانتے - کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں اُس کا مطلب کیا ہے ؛ مولوی ملاؤں نے شروع سے ہی لوگوں کو یہہ کہکر ڈرا دیا - کہ قرآن کے معنے کرنا بڑا خطرناک امر ہے - اس کے معنے کرنے کا ہرگز قصد نکریں - تا نہو کہ وہ غلط معنے کرکے گنہگار ٹھہریں - اور ثواب کے بدلے عذاب کماویں ؛ ہم نے ہزارہا محمدیوں کو بڑے لہجہ کے ساتھ جھوم جھوم کر قرآن پڑہتے سُنا - اور اگر اُن سے پوچھا گیا - کہ یہہ جو کچھ تم نے پڑھا اس کا مطلب بھی سمجھا ؟ تو یہی جواب ملا کہ نہیں یہہ کلام اللہ ہے - ہم اِس کا مطلب سمجھیں یا نہ سمجھیں - صرف اس کا پڑھنا ہی موجب ثواب عظیم ہے ؛ افسوس ہے کہ محمدیوں کی اس حالت میں تیرہ سو برس کا عرصہ گذرنے پر بھی کچھ ترقی نہیں ہوئی - اور یہہ قصور عام محمدیوں کا نہیں - بلکہ اُن کے اُن مولوی ملاؤں کا ہے جنہوں نے اپنی فضیلت و مشیخت قایم رکھنے کے لئے دیگر زبانوں میں قرآن کا ترجمہ کرنے یا پڑھنے کو ناجائز و ممنوع ٹھہرایا ؛ لیکن ممکن نہیں کہ زمانہ کی حالت ہمیشہ بے تبدیل رہے - اور یہہ اُنیسویں مسیحی صدی ایک ایسا یادگار تواریخی زمانہ ہے کہ جس میں نہ صرف مقدس بیبل کا ترجمہ دنیا کی قریب تین سو زبانوں میں اہل اللہ کی کوشش بلیغ سے موجود ہے - بلکہ دیگر مذاہب کی کتب کو بھی روشنی میں لانے کے لئے اُن کے ترجمے کئے گئے ہیں - تاکہ حق و باطل کا مقابلہ کر لینے میں حق جو اشخاص کو سہولیت ہوجائے ؛ با وجود حصول ان سہولیتوں کے بھی اگر کوئی شخص تقلید کو تحقیق سے بہتر سمجھ کر تحقیق حق سے غافل و بے پروا رہے تو اُس کی حالت پر افسوس ہے +

ڈاکٹر عمادالدین صاحب نے اِس ترجمۂ قرآن کو جو کہ ازکم دو برس کا کام تھا - نہایت محنت و عرق ریزی سے متواتر محنت کے ساتھ نو مہینے کے عرصہ میں انجام کو پہنچا دیا - مصنفین بادریں ہمت مردانہ (تو ! ؛ اس میں شک نہیں کہ یہہ ترجمہ ایک طرف تو اسلام کو نہایت سخت صدمہ رساں ہوگا - اور دوسری طرف اُن مسیحی کارگذاروں کے لئے جو محمدیوں کے درمیان انجیلی خدمت کرتے ہیں بڑا کارآمد ہتھیار ثابت ہوگا ؛

ناظرین آج کے صیغہ مراسلات میں ایک خط پڑہیں گے جو ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شایق نے مس کی خانقاہ سے لکھا ہے ؛ یہہ وہی خانقاہ ہے جس کی نسبت وہ روایت بدلوگوں نے گھڑی تھی - کہ وہاں سے مسیح کی ایک جدید سوانح عمری دستیاب ہوئی ہے - جس کو کسی فرنچ سیاح نے پالی زبان سے فرنچ میں ترجمہ کیا ہے ؛ ہم تو پہلے ہی جانتے تھے - کہ یہہ روایت صرف کسی عیار و چالاک شخص کی اختراع وہ کوئی آریہ ہو یا کوئی ہمارا من گھڑت ہے - اور مطلق قابل اعتبار نہیں ہے - لیکن بیکار مخالفوں کے ہاتھ بیٹھے بٹھائے ایک مشغلہ لگ گیا تھا جنہوں نے اُسپر طرح طرح کے حاشئے چڑھا کر اپنے فاسد خیالات کو ظاہر کرنے کا موقع پایا ؛ چونکہ بقول مشہور " جھوٹھ کے پاؤں نہیں ہوتے " روایت مذکورہ جلد پایہ اعتبار سے گر گئی - اور اُس کے ساتھ اُس کے گھڑنے والے بھی منہہ کے بل زمین پر گرے +

غور طلب

لیکن اگر ہم یا آسمان سے کوئی فرشتہ سوا اُس انجیل کے جو ہم نے تمہیں سنائی - دوسری انجیل تمہیں سناوے - سو ملعون ہووے ؛ جیسا ہم نے آگے کہا - ویسا ہی اب میں پھر کہتا ہوں - کہ اگر کوئی تمہیں کسی دوسری انجیل کو - سوا اُس کے جسے تم نے پایا - سناوے - سو ملعون ہووے +

گلاتیوں ۱- ۸و۹ +

مراسلات

انجیل عیسیٰ

ڈیر سفیر۔ اس وقت مجھے ایک خاص امر کی نسبت آپکو لکھنا ہے۔ غالباً اس سے آپ کو مع آپ کے ناظرین کو بھی دلچسپی ہوگی٭ اور وہ یہہ ہے:-

انجیل عیسیٰ کی بابت جو نور افشاں اور دیگر اخباروں میں تذکرہ شایع ہوا تھا وہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ میں اس وقت اُسی جگہہ بیٹھا ہوا ہوں جہاں سے اس انجیل کے برآمد ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے یعنے ہمس کی خانقاہ٭ (ہمس خانقاہ یہ ہے لیہ کو رٹر(?) سے صرف ۱۸ میل کے فاصلہ پر ہے گھوڑے پر سوار ہوکر بآسانی تمام ۲½ گھنٹہ میں پہنچ سکتے ہیں) میں نے یہاں کے مالک یعنے راہب سے دریافت کیا۔ کہ کیا کوئی روسی مسافر مسمّی ایم نطس نوٹوچ یہاں آیا تھا۔ اور اس نے اپنی ٹانگ توڑ ڈالی تھی؟ اُس نے اُس کا جواب بالکل نفی میں دیا۔ اور انجیل عیسیٰ کی نسبت اسنے بالکل لاعلمی ظاہر کی۔ اور اُس کا بیان ہے۔ کہ وہ لفظ عیسیٰ سے بالکل ناواقف ہے اور اگر کچھ اُس نے سنا ہے۔ تو وہ) موریوین مشن کے پادریوں یا دو ین [illegible]) فادروں سے سنا ہے٭ اُس خانقاہ میں کثرت سے قلمی نسخے ہیں۔ مگر کوئی نسخہ اس نام کا نہیں ہے جو انجیل عیسیٰ کے نام سے موسوم ہو٭

اس نسخہ کی بابت یہاں کے پادری صاحبان مسٹر و یبر اور شاوے نے) جو بمقام لیہ متعلقہ موریوین مشن کام کرتے ہیں بہت کچھ جستجو کی۔ مگر کوئی پتہ نہ ملا٭

اور فادر ڈیمنس جو رومن کیتھولک پریسٹ ہیں۔ اور لیہ میں رہتے ہیں۔ انہوں نے بھی بڑی جستجو کی۔ کچھ پتہ نہ لگا٭ میں ان تینوں صاحبوں سے ملا۔ اور دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ یہہ سب لغو اور بناوٹی بات ہے٭

علاوہ اس کے کپتان گاڈفری صاحب برٹش جائنٹ کمشنر لدّاخ کو بھی تحریک کی گئی۔ کہ وہ بحیثیت کمشنری اس بات کی بابت دریافت کریں۔ اور انہوں نے ہمس کی خانقاہ کے پریسٹ کو ایک آفیشل خط لکھا۔ اور دریافت کیا۔ اگر کوئی نسخہ خانقاہ ہمس میں بزبان پالی بنام انجیل عیسیٰ موجود ہو۔ تو اطلاع دے۔ اور نیز آیا کوئی روسی شخص مسمّی ایم نطس نوٹوچ کبھی خانقاہ ہمس میں آیا تھا۔ اور کسی نسخہ کا ترجمہ کیا تھا۔ وہاں کے پریسٹ نے اسکا جواب نفی میں دیا٭ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایک دو ہفتہ میں وہ تمام خط وکتابت جو مابین کمشنر صاحب اور ہمس کے پریسٹ کے ہوئی ارسال خدمت کروں گا۔ اور مزید حالات بھی جو کچھ اسکی نسبت معلوم ہونگے +

فی الحال اس قدر کہنا کافی ہے کہ اگر ایم نطس نوٹوچ اس کتاب کو ہمس کی خانقاہ سے پانے کا دعویٰ کریں گے بالکل غلط ہے۔ علاوہ اسکی انکو ثابت کرنا پڑیگا کہ ہمس ہی میں وہ نسخہ انہوں نے ترجمہ کیا۔ اس کے لئے یا تو وہ خود پالی زبان سے واقف ہوں گے۔ یا کوئی مترجم بہم پہنچایا ہوگا کیونکہ انکا بیان ہے کہ انہوں نے اس نسخے کو خریدنا چاہا مگر وہ کامیاب نہوئے۔ اور تب ٹانگ کی قیمت دیکر یہہ موقع حاصل کیا۔ ضرور ہمس ہی میں ترجمہ کرنا ثابت ہونا چاہئے۔ اور وہ نسخہ بھی ہمس میں موجود ہونا چاہئے ورنہ سوائے اس کے کیا خیال کیا جاسکتا ہے کہ اُس کو چرا لے گئے مگر وہ اس بات سے انکاری ہیں اُن کو اُس شخص کا پتہ دینا بھی ضروری ہوگا جسنے ترجمہ کرنے میں مدد دی مگر ہمس میں کوئی شخص پالی زبان نہیں جانتا ہے٭ اُن کا یہہ کہنا بھی بالکل لغو ہے کہ بدھ لوگ حضرت عیسیٰ سے واقف ہیں۔ مجھکو آٹھ خانقاہوں میں جانے کا اتفاق ہوا اور وہاں کے لاموں سے جو خانقاہ میں راہب ہیں گفتگو کرنے کا اتفاق پڑا۔ اور عیسیٰ کی بابت بہت سے سوال کئے۔ مگر کسی نے ذرا سی واقفیت ظاہر نہ کی کیا تعجب نہیں ہے کہ آٹھ خانقاہوں کے راہب حضرت عیسیٰ سے بالکل ناواقف ہیں۔ جس حال کہ بہتری واقف ہوں اور ایک خانقاہ میں کتاب بھی موجود ہو اور اسکی تعظیم کی جاتی ہو خیر باقی پھر لکھونگا + (احمد شاہ شایق)

(دعائے خیر کرو اور خداوند کے فرمودہ پر عمل)

۲۴ جولائی کے نورافشاں میں بھائی بدرالدین صاحب کا مضمون مرزا قادیانی کی قیافہ شناس پیشگوئی نظر پڑا میری دانست میں بزرگ مسٹر آتھم صاحب نے بہت ہی بجا کیا جو کوئی قانونی چارہ جوئی نہیں کی اور صبر و تحمل کرکے اپنے نجات دہندہ پر بھروسا کرکے خاموش ہیں اور اپنے تئیں اُس کی پاک مرضی کے سپرد کردیا ہے کہ میری مرضی نہیں۔ تیری مرضی ہو +

مرزا صاحب تو اپنے مذہب کے موافق آپ اپنے مریدوں کے ساتھ مل کر ہر روز شاید پنجوقتہ مسٹر آتھم صاحب کے حق میں بددعا کرتے ہیں اور اپنے خیالی الہام پر بھروسا کرکے مدت سے لعنت کے ہزاروں شکوں کی مالا ہلا رہے اس ارادہ سے کیا تو اُسے کسی مسیحی کے گلے میں کسی طرح سے بھی ڈالدینا دکھا سکیں نہیں تو اپنے گلے میں ڈال لینگے۔ لیکن مسیحیوں کو اپنے نجات دہندہ کے برحق کلام اور سچے الہام کے مطابق پورا پورا بھروسا ہے کہ نہ اُن کی بددعا ہم میں سے کسی پر کچھ اثر کریگی اور نہ ہم پر لعنت ہوسکیگی۔ نہ ہم کسی کے حق میں بددعا کرینگے نہ لعنت کریں گے۔ بلکہ جیسا ہمارے پیارے عمانوئیل کا حکم ہے ہمکو واجب ہے کہ دعائے خیر مانگیں٭

اوّل مسٹر اے آتھم صاحب کے واسطے کہ اے خداوند رحیم ہمارے واسطے نہیں۔ ہمارے واسطے نہیں۔ بلکہ اپنی بزرگی اور جلال کے لئے انہیں عمر درازی بخشے کہ وہ مدتوں تیری خدمت بجا لائیں۔ نہو کہ نادان لوگ ٹھوکر کھائیں اور کہیں کہ گویا اُن کی بددعا اُن کے حق میں منظور ہوئی۔ تو اپنے فضل سے انہیں ہر ایک خطرہ اور بلاسے جو کوئی انسان اُن

پڑا یا چاہتا ہو محفوظ رکھ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے آمیز

دوسرے مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے کہ اے رحیم خدا جو کسی مخلوق سے بھی دشمنی نہیں رکھتا نہ کسی گنہگار کی برائی چاہتا ہی بلکہ یہہ چاہتا ہی کہ ہر ایک اپنی برائی سے تیری طرف پھرے اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کرے۔ تو مہربانی سے ان کی آنکھیں کھول کہ اپنی نادانی کی باتوں سے توبہ کرکے اور سب غصہ اور سارے قصوروں کو چھوڑ کر تیری طرف رجوع لاکر تیرے گلہ میں شامل ہوکر ہمارے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاکر ہمیشہ کی زندگی اور برکت حاصل کریں اُسی مبارک عمانوئیل کے وسیلہ سے۔ آمین + (صفدر علی)

ہندوستانی مسیحیوں کا دفن

کچھ مدت سے اس بارہ میں چند مضمون وقت بوقت نور افشاں میں نظر پڑے حال میں بھی ایک مضمون دیکھ کر میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں +

۱- اس میں تو کچھ کلام نہیں ہوسکتا ہی کہ قدیم سے دفن کرنا ہی مُردوں کا کلیسیا میں چلا آتا ہی جو آج کے دن تک جاری ہی۔ مُردے جلانے کا دستور کبھی نہ تھا اور نہ مناسب ہی۔ اول تو جلانے کے فائدوں کی نسبت کلام ہی۔ لیکن اگر کچھ ہوں تو بھی اُس کے نقصان بڑے بڑے ہیں اور بہت سے ہیں۔ متعصب ہندو بھی اسے قبول کرتے ہیں کہ اُنہیں جتنا صدمہ اُن کے کسی عزیز کی موت کا ہوتا ہی اُس سے کم اس بات کا نہیں ہوتا ہی جب وہ آپ اپنے ہاتھوں جلاتے ہیں اگرچہ یہہ معمولی کام کرتے کرتے اس کے عادی ہوگئے ہیں۔ پھر مرگھٹ جہاں مُردے جلائے جاتے ہیں اُن کی نظر میں بھی بڑی منحوس اور خوفناک جگہہ ہوتی ہی۔ پھر بڑے بڑے اُن کے ناموروں کا فوراً نام و نشان مٹ جاتا ہی۔ پھر یادگاری کے لئے اُن کے پاس کچھ نہیں رہتا بخلاف رسم دفن کے کہ وہ رحمدلی اور مُردے کی عزت کے موافق ہی موت کے صدمہ کے سوا خود دفن کرنے کا صدمہ دل کو نہیں پہنچتا ہی۔ قبر اور قبرستان منحوس یا خوفناک جگہہ نہیں سمجھی جاتی بلکہ اس بات سے دل کو خوشی اور تسلی ہوتی ہی کہ جو بزرگ یا عزیز ہمارا تھا اُس کا جسم بجنسہ اس میں موجود ہی۔ اور یہی بات ہی جس کے سبب دور دور سے لوگ اپنے بزرگوں اور عزیزوں کی قبروں کی زیارت کو جاتے ہیں۔ لیکن کوئی ہندو مرگھٹ کا نام بھی نہیں لیتا ہی۔ قبر پرستی ضرور گناہ ہی لیکن گناہ اُس کی پرستش میں ہی۔ نہ دفن کرنے اور قبر بنانے میں +

۲- اب دفن کرنے کے طریقہ کی بابت اس میں کلام نہیں ہوسکتا کہ امیر یورپین صاحب لوگوں کے دیکھا دیکھی پُرتکلف صندوق خاص وضع اور زیبائش کے بنانے میں بہت زیادہ خرچ پڑتا ہی جو غریب ہندوستانی مسیحیوں کی حیثیت سے بہت زیادہ ہی اور اس لئے عزیزوں اور یگانوں کی موت کے وقت اُن کے ورثا کو اُن کی جدائی کے صدمہ کے سوا یہہ بھی بھاری دکھ اُنہیں اُٹھانا پڑتا ہی جو مدتوں بھگتنا پڑتا ہی۔ اس لئے اُس طریقہ کو چھوڑ دینا ہی مناسب ہی جو اُس کی استطاعت نہیں رکھتے +

۳- اب رہی یہہ بات کہ وہ طریقہ چھوڑئے تو پھر کونسا طریقہ اختیار کیا جائے +

ایک تو میت کس طور لیجانا میری سمجھ میں ہندوؤں کی ارتھی کے طور پر نادرست ہی۔ مسلمانوں کے مردوں کے جنازہ اور عورتوں کے تابوت کی مانند میت کا عزت اور جسم کی پردہ داری سے لیجانا ضرور ہی +

دوسرے دفن اور قبر کے تین طریقوں میں سے گِل دَرگِل یعنے میت کو سادی قبر میں رکھ کر اوپر سے مٹی سے بھر دینا ناپسندیدہ اور مکروہ طریقہ ہی۔ بغلی قبر میں لاش رکھ کر پاٹ کر پھر قبر کو مٹی سے بھر دینا غریبوں کے لئے عمدہ تجویز ہی۔ اور امیروں کے لئے صندوق میں میت رکھ کر صندوق کو قبر میں رکھ کر بند کرنا یا قبر میں میت کو رکھکر قبر کو صندوق کے طور پاٹ دینا یا قبر ہی صندوقی بناکر دفن کرنا اچھا ہی +

راقمہ صفدر علی

جناب اڈیٹر صاحب ان چند سطور کو اپنے اخبار میں درج فرماکر سرفراز فرماویں +

الحق مر

ایک مضمون نور افشاں مطبوعہ ۱۰- اگست ۱۸۹۲ء کا درباب بغاوت مسیحی دختران کے میری نظر سے گذرا اور میں اس امر کا منتظر تھا کہ کوئی نہ کوئی شفیق بہ نظر عمیق محرر کے سُرخی کے جملہ پر غور و تامل کرکے کچھ نہ کچھ تحریر فرماویں گے مگر افسوس کا مقام ہی کہ کسی صاحب نے توجہہ ہی نہ کی یا السکوت فی موضع البیان بیان +

اگرچہ میں بہہ وجوہ راقم کے مضمون مفصل البیان کا تہ دل سے متحد اور متفق ہوں الا اس جملہ مرقومہ ذیل کا جو لباس تہذیب سے عریاں ہی منکر اور منحرف

ہندوستان کی دیسی عیسائی دختروں کی بغاوت

۱- ناظرین غور فرماویں کہ یہہ جملہ مرقومہ بالا محیط ہی کل ہندوستان کی مسیحی لڑکیوں پر خواہ وہ شریف ہوں یا رذیل۔ یہہ بیان بعین محض غلط ہی بلکہ ایسی ایسی دیندار اور ذی تمیز لباس شرافت سے ملبس ہیں کہ ان کے افعال اعمال حمیدہ خصائل بفضل ایزد متعال لایق تعریف ہیں سو بموجب ناقص رائے میرے یہہ جملہ ہر ایک کی شان میں ارقام کرنا صاحبان ذی لیاقت کی نظر میں شایاں نہیں ہی بلکہ محرر کو انسب تھا کہ لفظ بعض کی قید لگاکر تحریر کرتا۔ فی الحال نامعقول بباعث استعمال لفظ غیر مقید کے اس جملہ کی آڑ میں ہوکر اپنے دل میں ناناں

ہوں گی کہ یہہ جملہ ہم ہی پر نہیں بلکہ سب پر منطبق ہے اگر حضرت اُن کے حسب نسب سے کہ جن کی حمیدہ خصائل کو بیان کیا کما حقہ واقف ہوتے تولاریب یہہ کلمہ زبان پر لاتے کل شئی یرجع الیٰ اصلہ +

۲- حضرت محرر اگر ہندوستانی ہیں اور اطوار ملک ہند سے واقف ہیں تو کیا نہیں جانتے کہ کوئی شریف ہندوستانی اپنی جوان لڑکی ناکتخدا کو دیگر بلاد میں کہ جہاں کوئی واقف اور رشتہ دار نہیں ہرگز نہ رہنے دیگا بھلا والدین اور شوہر کو کب گوارا ہے کہ جوان لڑکی یا بی بی غیر مرد سے بحالت تجرد متکلم ہوفی الحال تو والدین کا انکار اور دوسرے شہروں میں اکیلا رہنے کا برابر ہونا صرف یہہ حیلہ اپنی ہیچ ذات کے اخفا کا ایک معقول وسیلہ ہے +

۳- جنہوں نے بہ عنایت مس صاحبان اس لقب کو حاصل بھی کیا تو سوست کومین نے اُن کے دماغ پر ایسا اثر کیا کہ آخر کار انگریزی ٹوپی کو واسطے رفع حرارت دماغی کے استعمال کرنا پڑا +

اگرچہ نسخہ یافت کی تبرید مکتفی المزاج تھی مگر بد پرہیزی حرص نے اس کو رفع نہ ہونے دیا بلکہ شب و روز اگلا ؔ وشرا ؔ کا ذکر اذکار اور دَبس دِبتَس کی گردان پڑہی جاتی ہے خداوند کا نام اُن کے فہم سے بعید ہے +

۴- وجہ حرارت دماغی کی یہہ بھی نمایاں ہے کہ جس کا تجربہ شاہد ہے مس صاحبان زنانہ مشن نے خرچ مشن سے جن رذیل القوم کی لڑکیوں کو ڈاکٹری اسکولوں میں روانہ کیا۔ اوّل تو وے قبل ہی ضعیف الاعتقاد ہیں۔ دوم وہاں مِیل کا نام و نشان بھی پایا نہیں جاتا کچھ تو بہ سبب علت بد افعالی کے مدرسہ طبیہ سے خود معلول ہوکر بدر کی گئیں اور کچھ خفیتاً انتظام کرکے مشن سے علیحدہ ہوگئیں تاسف کا مقام ہے کہ مشن کا روپیہ جو کار خیر کے لئے تھا رائگان اور لایعنی خرچ میں آیا اور ان میں سے ایک بھی لایق حمد الٰہی کے نہ نکلی +

حاصل میری تحریر اور تقریر کا یہہ ہے البتہ علم عمدہ سلاح ہے جو بہت کام آمد ہے اگر نیک کام اس سے لین تو لے سکتے ہیں اگر بد تو اس کا بھی معاون اور مددگار ہے +

اظہر ہے کہ یہہ علم کا قصور نہیں اور مستعمل کی استعمال کا فرق اور صحبت کی تاثیر ہے +

فتفکر علیٰ ھذا التحریر و التقریر

الراقم

امام مسیح پیشنٹ مشنری دھلی

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ براہ مہربانی مضمون ذیل کو شایع فرماویں +

سوالات دریافت طلب از منکران اُلوہیت مسیح

واضح ہو کہ میں ماہیت الٰہی میں باعتبار تشخص تعینات یا اقانیم کا قایل ہوں اور آپ محض احدیت ذات کے قایل۔ لہذا چند سوالات مفصلہ ذیل کو ازراہ عنایت حل فرما دیجئے +

سوال اوّل

چونکہ وجود کو بین واجب الوجود و ممکن الوجود ہر دو اقسام کے وجود سے قایم ہے۔ اور ان ہر اقسام کے وجود کی ماہیت حقیقتاً ذات و صفات ہی پر مبنی ہے لہذا اگر ذات الٰہی باعتبار صفت و موصوف واحد ہے تو کیا بالبداہت باعتبار نسبت مناسبت صفت و موصوف دو نہیں ہے + اور اگر ذات محض موصوف مانی جاوے تو کیا کوئی ذات بغیر صفات متعددہ مخصوصہ قایمہ ہے؟ (اس کی نظیر پیش کیجئے) جبکہ کسی ذات کا بلا تعدد صفات عینی کے ہونا محال مطلق ہے۔ اگر ذات کو عین صفت واحدہ ہی متصور کیا جائے تو کیا ایک صفت سے کثرت ظہور ممکن ہے؟ (اس کی نظیر پیش کیجئے) جبکہ صفت واحدہ سے محض واحد ہی ظہور متعلق ہے نیز کیا صفت واحدہ کا بغیر ذات موصوف قایم رہنا محال عقلی نہیں ہے؟ اور اگر ذات میں متعدد صفات عینی قرار دی جاویں تو کیا صریح ذات میں باعتبار متعدد صفات عینی متضاد و کثرت لازم نہیں اور کیا ذات بھی منجملہ صفات عینی ایک ہی صفت ہے کہ جس کا ایک ہی کام بمثل ہر احدے صفت در خود جامع صفات ہی ہوتا ہے۔ اور یوں کثرت فی الوحدت صفات و اقانیم میں بجز نسبت جزو کل کے فرق ہی کونسا باقی رہا؟ +

سوال دوم

جبکہ وجود انسان غیر وجود الٰہی ہے اور بوجہہ ماثمت گناہ تدبیر نجات انسان لابدی ہے و ذات احدیت تقدس و عدل کامل و رحمت بے پایان غیر مقید الظہور سے متصف ہے لہذا ذات واحد بآن واحد شخص واحد سے انتقام جوئی و صلح جوئی کیسے کر سکتی ہے جبکہ بالبداہت بغیر تسلیم کثرت اقانیم عقل انسانی بمثل فیصلہ رحمانی یہہ حکم صادر کرتی ہے کہ ذات احدیت سے ایسا ہونا امر محال ہے جبتک شخص مجرم کا عدم وجود ثابت نہو تا نتیج مسئلہ نجات انسان کا کالعدم نہو جائے ثالثاً تقدس الٰہی پر دھبہ نقص جس کا محافظ عدل الٰہی ہے باعتبار غلبہ رحمت نہ آجاوے یا رحمت الٰہی کے ظہور کی نفی نہو جاوے +

سوال سوم

ہر قسم کے وجود کو صرف تین ہی اعتبار سے واحد کہتے ہیں باعتبار جنسیت یا نوعیت یا تعداد اور اگر کوئی چوتھا اعتبار ہو تو مہربانی کرکے بتلا دیجئے کیونکہ اگر باعتبار جنسیت ذات الٰہی واحد ہے تو اُس میں انواع مختلفہ کیا ہیں، اگر باعتبار نوعیت واحد ہے تو اُس میں افراد متفق الحقایق کونسے ہیں۔ اور اگر تعدد کے اعتبار سے واحد ہے تو کس عدد کامل کا جو انواع عدد زوج و فرد کو عام ہو بعض ہے کیونکہ واحد عدد کے بعض ہی کو کہتے ہیں + لہذا امیدوار ہوں کہ بذریعہ اخبار جواب سے جلد

سرفرازی بخشی جاوے - فقط

راقم

جوالا سنگھ - بتیا ضلع چمپارن

ممانعت عقد ثانی بیوگان اور اُس کے نتائج

مضمون جات اور اُس کے بد نتائج - مندرجہ نور افشاں

مطبوعہ ۱۳ - جولائی سنہ حال میں جات کے نتائج کے شروع میں یہ مذکور ہوا ہے - کہ "اکثر ہندو صاحبان اثناء گفتگو میں بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں کہ ہمارے ملک ہند سے دنیا کے کل علوم ایجاد ہوئے اور کہ ہمارے بزرگ ایسے ایسے عقلمند و دانا تھے وغیرہ وغیرہ جن کی عقل و دانائی کا نتیجہ ایک جات کا بندھن ہے جس کے نتائج کا کچھ بیان مذکور ہوا کہ جس کے سبب اِس ملک اور اُس کے باشندوں کو کس قدر نقصان - بربادی اور خرابی کا باعث ظہور میں آیا اور آ رہا ہے +

مگر اب اِس ملک ہند کے قدیم بزرگوں کی دانائی وعقلمندی کے دوسرے نتیجہ پر غور فرمائیے جو ممانعت عقد ثانی بیوگان ہے - جس کی بابت دہرم شاستر منو میں یوں مرقوم ہے - "پت برتا استری پتی کے لوک میں جانے کی خواہش رکھنے والی بحالت زندگی یا وفات اپنے شوہر کے کوئی کام ایسا نہ کرے جو اُس کے شوہر کے خلاف مرضی ہو - بعد وفات اپنے شوہر کے دوسرے شوہر کا نام بھی نہ لیوے - اچھے پھل پھول لے حسب خواہش تھوڑا کھا کر صحیح البدن اوقات بسر کرے (ادہیایہ ۵ - اشلوک ۱۵۶ و ۱۵۷) پھر دوسرے شوہر سے صحبت کرنے سے عورت دنیا میں بدنام ہوتی ہے اور گیدڑ کا جنم پاتی ہے اور پاپ روگوں سے دکھی ہوتی ہے" (اسلوک ۱۶۴) +

پس ایسے ہی خیالوں سے بعض ہندو فرقوں میں عقد ثانی بیوگان سختی سے نا روا سمجھا گیا - مگر اس ممانعت کے سبب جو کچھ شرم و ذلت - بدنامی و بربادی کے بد نتائج بعض وقت بعض افضل و اعلیٰ گھرانوں میں بھی ظہور پاتے محتاج بیان نہیں ہیں - کیونکہ افضل و اعلیٰ فرقے ہنود میں ہی عقد ثانی بیوگان کی سخت ممانعت روا سمجھی گئی ہے - چنانچہ واقعہ تاریخ ۱۲ ماہ حال اتوار کی رات کو شہر جھجر کے محلہ دمدمہ میں ایک نوجوان اچارج برہمنی نے جسکی عمر قریباً ۲۴ یا ۲۵ سال تھی اور قریب چھ سال سے بیوہ ہو گئی تھی - کچھ سخت و زہریلی چیز کھائی جس سے تمام رات دست و قے ہو کر فجر کو مر گئی - پولیس میں رپورٹ ہونے پر فوراً تفتیش کی گئی - معلوم ہوا کہ وہ عورت بدچلن تھی - کیوں نہ ہوتی؟ اور شبہ ہوا کہ اُس نے کسی کی صلاح سے یا خود حمل اسقاط کرنے اور اس شرمندگی سے بچنے کے لئے (جس کی چند روز پیشتر بھی پولس میں رپورٹ ہو چکی تھی کہ وہ ایسا کرنے والی ہے) کوئی سخت و زہریلی چیز کھائی ہے - پس بعد تفتیش سول سرجن رہتک کے پاس بھیجی گئی ہے - دیکھئے بعد ملاحظہ ڈاکٹر صاحب کیا نتیجہ ظہور میں آتا ہے +

پس ایسی شرم و ذلت اور بدنامی و بربادی سے بچنے کے لئے مناسب تو یہی ہے کہ عقد ثانی بیوگان کی آپس میں عام طور پر اجازت ہو - جیسا دُنیا کی دوسری قوموں میں بھی مروج ہے - کیونکہ وہ بھی نسل انسان ہی سے ہیں - جب کہ مرد کو ایک بیوی کے ہوتے کئی بواہ کر لینے جائز ہیں - چنانچہ اُسی شاستر میں مرقوم ہے - کہ "ایک آدمی کے چار پانچ زوجہ ہوں اور اُن سب میں ایک پتر دان ہو تو اس کے ہونے سے سب زوجہ پتر دان کہلاتی ہیں اس بات کو منو جی نے کہا ہے" (ادہیایہ ۹ - اسلوک ۱۸۳) تو اُن بیچاریوں نے کیا ظلم کیا کہ شوہر کے مرنے بعد بھی دوسرا نکاح نہ کر سکیں - واہ کیسی عقل و دانائی سے اُس نیاکاری ایشور کے گن کے سمان قانون ٹھہرایا گیا ہے - جائے تعجب ہے کہ آج کل کے آریہ صاحبان بھی اگرچہ دور دور کے ملکوں میں جا کر اپنا دہرم پرچارنے کی ہمت تو بہت کچھ کر رہے ہیں - مگر اپنے ملک ہند کی اپنی خاص قوم ہنود کو ایسے ایسے مضر خیالات سے باز نہیں رکھ سکتے جن کے کیسے کیسے بد نتائج ظاہر ہوئے اور ہوتے ہیں - ضرور تو یہ تھا کہ پہلے اپنی قوم ہنود کے خیالوں کی صفائی کی جاتی تب دوسرے ملکوں کا عزم کرتے - مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ ایسے خیالات تب ہی دور ہو سکتے ہیں جب کہ اپنی مذہبی کتابوں کی ایسی تعلیمیں رد کی جاویں - جن کے باعث اُن کے مقلدوں کے اندر ایسے مضر خیالات پیوستہ ہو گئے ہیں - مگر جب ایک رد ہوئی تو دوسری تعلیم کا کیا ثبوت ہے +

خدائے کریم و رحیم ان بیچاری بیواؤں کی پکار پر دھیان کر کے اُن پر رحم کرے - اور اُن کو اس سخت ظلم سے مخلصی بخشے - آمین +

راقم

بہادر مسیح - منشاد

دُوستی

کوئی آدمی اِس دُنیا میں مشکل ملے گا جس کے دوست اور دشمن نہ ہوں ‫:‬ دوست باہمی ہمدردی اور مدد کے واسطے ضرور ہے - اور چونکہ انسان کو خدا تعالیٰ نے مدنی الطبع پیدا کیا ہے اسواسطے بغیر دوستوں کے وہ رہ نہیں سکتا ‫:‬ باہمی ایک دوسرے کی مدد کرنا دوستی کی شرائط میں داخل ہے - لیکن بعض وجود دیکھو تو کسی کی مدد کرنا دراصل اپنی آپ مدد کرنا ہے ‫:‬ کلام الٰہی میں یونتن اور داؤد کی دوستی غور طلب ہے - آخر الذکر اول الذکر کے مرنے پر کہتا ہے - کہ تیری دوستی مجھ کو عورت کی دوستی سے زیادہ تھی ٹیلیکز سقراط کہتا ہے کہ جو محبت عورت سے ہوتی ہے - وہ دراصل محبت نہیں ہے ‫:‬ ہمیشہ کلیات میں مستثنیات ہوا کرتی ہیں جب ہم کسی دوستانہ مجلس میں جاتے ہیں تو جس قدر جماعت

جس ہوا اُسی قدر عام طور پر موسم و دستور کی گفتگو رہتی ہے۔ یہی حال دو آدمیوں کی ابتدائے ملاقات کا ہوتا ہے۔ مگر حکیم تلی کہتا ہے۔ کہ دوستی خوشی کو بڑھاتی ہے۔ اور مصیبت کو کم کرتی ہے۔ اور لارڈ بیکن کا قول ہے۔ کہ دوستی کے ہزاروں فواید کے ساتھ یہہ ہے۔ کہ دوست مصیبت کو بھی بانٹ لیتا ہے۔ چلیا کے ایک حکیم کا قول ہے۔ کہ میٹھی باتوں سے بہت دوست بن جاتے ہیں۔ اسواسطے سب سے ملکر رہنا چاہئے۔ اور ایک کو اپنا صلاح کار بنا رکھنا چاہئے۔ دوستی کے لئے سمجھ و لیاقت و عمر و دولت کی مساوات چاہئے ورنہ دوستی قایم نہ رہیگی۔ چاہئے کہ نیکوں کے ساتھ دوستی ہو۔ کیونکہ کون ایسا شخص ہے جو نیکوں کی صحبت میں رہکر بڑائی حاصل نہ کرے۔ پھول کے پتوں پر شبنم کو دیکھو شبنم کے قطرے چمک میں موتی کو بھی مات کرتے ہیں۔ یہہ خوبی اُن میں پھولوں کی صحبت اور قرابت سے آگئی ہے۔ ویسے ہی قطرے زمین پر پڑے تھے جو مٹی میں مل گئے۔ دوستی ہمیشہ جوانی میں ہوتی ہے۔ جب ہر قسم کا جوش انسان میں ہوتا ہے۔ اور در اصل حقیقی دوست بھی وہی ہوا کرتے ہیں۔ بڑی عمر میں نئے دوست پیدا نہیں ہوتے۔ اور پرانے دوست بعض اوقات بعض بواعث سے ضایع ہو جاتے ہیں۔ اس کا بیشتر باعث یہہ ہے۔ کہ باہم ایک دوسرے کے عیوب سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ اور سلوک میں کسی طرح سے کمی ہو جاتی ہے۔ وقت اور موقع ایسے نہیں رہا کرتے۔ لیکن اگر کوئی بھاری سبب نہ ہو تو پھر ملاقات سے ویسے باہم ویسے ہی خوش ہوتے ہیں۔ ایک دانا کا یہہ بھی قول ہے۔ کہ جو دوست کی تلاش کرتا ہے وہ اپنے تکلیف کو بڑھاتا ہے۔ کیونکہ اُس کے افکار کا حصہ لینا پڑتا ہے۔ لارڈ بیکن یہہ بھی کہتا ہے۔ کہ کسی شخص کو پہلے مرتبہ ہی بہت کچھ نہ سمجھ لیا جاوے۔ کیونکہ کوئی شخص اُمید کی مقدار پوری نہیں کر سکتا۔ روشنو کالڈ کہتا ہے کہ جس وجہہ سے ہم نئے دوستوں کو پسند کرتے ہیں وہ اس قدر ہمارے پہلے دوستوں کی طرف سے دل برداشتہ ہو جانے یا نئی چیز سے لطف پیدا ہونے کے خیال سے نہیں جسقدر اس دلگیری کے باعث ہے۔ کہ جو اُن لوگوں سے حسب دلخواہ تعریف نہ حاصل کرنے کے سبب سے ہوتی ہے۔ جو ہم کو بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ اور اُن لوگوں سے جو ہم کو ایسی اچھی طرح سے نہیں جانتے زیادہ تعریف حاصل کرنے کی توقع ہوتی ہے۔ ہم جنس اور ہم خیال میں دوستی ہوا کرتی ہے۔ کم از کم ایک امر میں مماثلت چاہئے ورنہ ہرگز دوستی نہ ہوگی۔ مطلب کے دوست دُنیا میں بہت ہوتے۔ جب مطلب نکل گیا۔ یا مطلب نہیں ہے۔ یا مطلب نکلنے کی اُمید نہیں ہے۔ تو وہ دوستی اور ملاقات بھی جاتی رہتی ہے۔ سچ پوچھو تو دنیا میں کوئی کسی کا دوست نہیں ہے۔ البتہ سچے خدا پرست خیر خواہ حقیقی ہیں +

شعر

دلی دشمن ہیں دُنیا میں ترے دل بند جتنے ہیں +
ہیں سارے دوست مطلب کے زن و فرزند جتنے ہیں +
محبت حق سے رکھو اور ملو اہل محبت سے ++
عزیز و غیر حق سب توڑ دو پیوند جتنے ہیں ++

مگر یہہ سوال ہے۔ کہ حقیقی خدا پرست کون ہیں؟ وہ نایاب ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ مگر جو زبانی جمع و خرچ کرتے ہیں۔ اور الفاظ میں خیر خواہی جتلاتے ہیں۔ انہیں بھی بمشکل ایسا شخص ملیگا جو خداوند سے محبت رکھتا ہے یا سچا خیر خواہ انسان کا ہے وعظ یا اُن کی نرم گفتگو ثبوت اس امر کا نہیں ہے۔ کہ جیسا وہ کہتے ہیں فی الحقیقت ویسے ہی ہیں۔ **شعر**

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و ممبر می کنند
چوں بخلوت می روند آن کار دیگر می کنند

وعظ یہہ ہے۔ کہ فریبیوں کے موافق نہ بنو۔ مگر بیچارے اپنے آپ کو بھول گئے۔ کہ خود فریبیوں سے زیادہ مکاری اور ریا کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ سچ سچ وہ یا تو فریب خوردہ ہیں۔ یا فریب دہندہ ہیں۔ حالت اول میں معذور ہیں۔ مگر یاد رکھیں کہ دوسری حالت میں وہ اپنے افعال کے جوابدہ ہیں۔ اکثر دوستوں سے تکلیفات ہوا کرتی ہیں۔ وہ خیالی ہوں یا حقیقی۔ مگر اُن کی تعداد کم نہیں ہے۔ وہ تکلیفات بیوفا کہلاتی ہے۔ غالباً فریقین ایسا سمجھتے ہوں۔ کیونکہ اپنے سلوکوں کو ہر ایک زیادہ کیا کرتا ہے۔ اس واسطے دوستی کو قایم رکھنے کے واسطے معافی بہت چاہئے۔ اگر اس میں فیاضی نہ ہو۔ تو دوستی بہت دنوں تک قایم نہ رہیگی۔ ایسی حالت میں کسی کا شعر ہے +

دوستوں سے اسقدر صدمے اُٹھائے جان پر
دل سے دشمن کی عداوت کا گلہ جاتا رہا +

پس دوستوں کے ساتھ برتاؤ میں ہوشیاری بکار ہے۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ ایک دوسرے کو معاف کرے۔ اور اپنی عقل کے اندازہ کے مطابق شناخت بھی کر لے۔ جو اس میں ہوشیار ہیں وہ دغا نہیں کھاتے۔ اُن کے دوست تعداد میں گو کم ہوں۔ مگر پائیداری میں مضبوط ہوں گے۔

ایک دوستی ریل کے سفر۔ یا کشتی میں۔ یا راستہ چلتے (دیکھیں) ہو جاتی ہے۔ وہ صرف اُسی وقت کے واسطے ہے جب ریل سے اُترے ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے۔ اس دنیا کی دوستی کا بھی قریباً ایسا ہی حال ہے۔ صرف عرصہ کا فرق ہے۔ پس دوستی کم ہو۔ یا زیادہ۔ صرف وقت کے واسطے ہے۔ وقت پورا ہونے پر نہ وہ ہے۔ نہ یہہ ہے۔ مگر خداوند وفادار ہے۔ وہ آج اور کل یکساں ہے۔ وہ اپنی وفا میں کامل ہے۔ دنیاوی دوستوں کی طرح بدلتا نہیں۔ پس اُسی پر اپنا بھروسا رکھ۔ جس قدر اُس بھروسے میں کمی ہوگی۔ اُسی قدر آزمایش اور مصیبت زیادہ ہوگی اور تیری پریشانی بطور سزا کے تجھ کو دبائے گی + فقط

راقم باجوہ +

شملہ پر بالکل ایک نئی خبر

ڈیر اڈیٹر۔ میں بھی آپ کو ایک نئی خبر سناتا ہوں۔ جو کہ آپ نے ۸ جولائی کے پرچہ میں درج کی تھی وہ یہہ ہے۔ شملہ کے درمیان آج کل ایک ایسا غوغا مچا ہوا ہے۔ کہ کچھ

شک نہیں - اور جا بجا یہہ ہی تذکرہ ہو رہا ہی - چنانچہ ۲۳ - اگست کو جب ... صاحب نے اپنی لکچر میں اسبات کا تذکرہ کیا - یہہ سننے میں آتا ہی کہ کسی انگریز کے ساتھہ بہت سے شخص آ گئے ہوئے ہیں ... کے پاس ایک قسم کی لکڑی ہی جس کے سر پر وہ لکڑی پھیرا دیتے ہیں وہ آدمی اُن کے پیچھے پیچھے ہو لیتا ہی - بعد میں جب وہ اپنے مکان میں پہنچ جاتے ہیں تو وہاں پر اُس کی چربی نکالکر اُس سے ممیائی بناتے ہیں - یہہ جھوٹی گپ ایسی مشہور ہو گئی ہی کہ کچھ کہا نہیں جاتا - ہم ہرچند اسبات پر غور کرتے ہیں مگر عقل کچھہ کام نہیں کرتی - باقی حال آیندہ عقب سے تحریر کروں گا ٭

راقم

این سالوسن یونین چرچ شملہ

واقعات اور آئین

بت پرستی کی نسبت ایک ہندو کا خیال

پنڈت رام بھج دت صاحب نے اپنے لکچر میں یہہ درست بیان کیا کہ جب تک ہندوستان کی عورتوں کو تعلیم نہ دی جائے تب تک ممکن نہیں کہ آریہ ورت کا سدھار ہو - اور اس بات پر بڑا افسوس ظاہر کیا - کہ ہندو عورتیں گوگا پیر سلطان سخی سرور وغیرہ وغیرہ کو مانتی ہیں - بلکہ ہندوؤں نے بے حد دیوی دیوتاؤں کی پرستش کر کے - اور اُن کی زبان پر آدمیوں کے خون لگا کر طرح طرح کے دکھ اُٹھائے ہیں ٭ اورنگ زیب کے عہد میں پچاس پچاس ہزار ہندوؤں کو جمع کر کے اُن کے جنیؤ اُتارے گئے - اور اُن کے منہہ میں گو ماس دیا گیا ٭ یہہ جو سختیاں ہندوؤں اور اُن کی عورتوں پر ہوئیں اُن کو مسلمانوں کا ظلم نہ سمجھنا چاہئے - بلکہ عین انصاف تھا - کیونکہ ہندو سرب شکتیمان پرمیشور کو بھول کر اینک دیوی دیوتاؤں کو مانتے تھے - اس لئے اُن کے کرموں کا پھل اُنہیں ملا اور از حد دکھ اُٹھائے ٭ دیوی دیوتاؤں کی پرستش گوردواروں میں جا کر کرنا بالکل پاکھنڈ - اور اپنی حالت کو ابتر کرنا ہی ٭ سوا ایشور سرب ویاپک سرب شکتیمان کے کوئی دیوی دیوتا جو ہندوؤں میں مانا جاتا ہی وہ محض فضول ہی - سوا سرب شکتیمان کے کوئی دیوی دیوتا جو ہندوؤں میں مانا جاتا ہی وہ محض فضول ہی - یہہ صرف لوگوں کو خوف دلانے کے واسطے بنائے گئے ہیں جس سے دہرم کا ناش ہو رہا ہی ٭

سالویشن آرمی +

سالویشن آرمی (مکتی فوج) کی پچھلی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہی - کہ اُن کا کام دُنیا کے تینتیس ۳۳ ملکوں اور اکیس زبانوں میں ہی ٭ اس مشن کی طرف سے چالیس اخبار چھپتے ہیں - جن کی تینتالیس ہزار کاپیاں نکلتی ہیں ٭ ان کے ۲۷۰۳ مکانات اور ۱۰۹۰۱ افسر ہیں ٭ یہہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہر ہفتہ میں ۲۰۰۰۰۰ آدمی ان کے اخباروں کو دیکھتے ہیں ٭ اس مشن کے چلانے والے جنرل بوتھ ہیں ٭

پنجاب مشن نیویارک والے ایڈیٹر جرنل (نظر ازبر کرد)

یہہ سُنکر بخوبی ضعیف الاعتقاد محمدیوں کے کسی کے لئے باعث تعجب نہ ہوگا - کہ امریکہ کو اسلام کا مرید بنانے کی تدبیر زوال پذیر ہو گئی ہی ٭ ہندوستان کے ایک محمدی جنٹلمین نے جس نے اس کام کیلئے ...۴۳ روپیہ دیا تھا کسی عیسائی کے مرید اسلام ہونے کی خبر نہ پا کر کسی ثالث کو لکھا کہ وہ اسلامی مشن کی کارروائی کا تحقیق حال اُس کو لکھے - اور اُٹھتالیس گھنٹوں کے اندر تمام کیفیت نیویارک کے روزانہ اخباروں میں شایع ہو گئی ٭ مولوی الگزینڈر آر - ویب پسپا ہو گئے - اُن کا اخبار بند ہو گیا ہی - اور وہ مکان جہاں سے مؤذن نماز مغرب کے وقت اذان دیا کرتا تھا تاکہ وہ نیویارک کے نمازیوں کو - اگر کوئی ہوں - تو بلا دے ترک کر دیا گیا ہی - اور مالی معاملات میں مسٹر کوئیلم کے ساتھہ کچھ خرخشہ ہی ٭

لاہور کی خبریں

۲۴ - اگست جمعہ کو ایک اُچکے نے ایک جاٹ کو دیکھا کہ عمدہ نیا قیمتی چھہ سات روپیہ کا کھیس اوڑھے ہوئے چلا جاتا ہی اُچکا بولا کہ آ میاں اس مکان سے نان اُٹھاکر فلاں جگہہ لے جا مزدوری دینگے اور نان بھی ملیگا کہ شادی کا گھر ہی - بیچارا جاٹ لالچ میں آ گیا - اُچکے نے محلہ سریں متصل کوتوالی کے ایک تنگ گلی کے دروازہ پر جاٹ کو بٹھا دیا اور کھیس اُس کا لیکر اندر چلا گیا کہ اس میں نان باندھ کر لاتا ہوں اور دوسرے رستے سے چمپت ہو گیا - بیچارا جاٹ انتظار میں رہا آخر آواز دی کہ لا میاں نان اُٹھاکر لیچلوں میرا کھیس جلدی لا گلی کی عورتوں نے اُسے دہوکہ سے آگاہ کیا بیچارہ منہہ تاکتا رہ گیا +

۲۴ - اگست جمعہ کو بازار سید مٹھا میں ایک لڑکا تانگے کے جا بچا اور گاڑی کے پہیے میں آ گیا ایک ٹانگ چِر گئی +

۲۴ - اگست کو فرش کوٹھی خانہ واقعہ گمٹی بازار میں کچھ رولا پڑا اور کوتوال نایب کوتوال صاحبان معہ علاوہ پولیس جمع ہو گئے اور بہت خلقت بھی - واقعہ سنگین معلوم ہوتا تھا لیکن بعد تحقیقات معلوم نہ ہوا - بدمعاش مکان کے اندر سے اُڑ گئے +

۲۴ - اگست کو اُس بدمعاش مجرم کو جو شیخ جمال الدین صاحب رئیس باغبانپورہ پر حملہ شدید کر کے بھاگ گیا تھا پولیس نے گرفتار کر لیا ہی +

۲۴ - اگست ایک دس برس کا لڑکا ایک اور ہمعمر لڑکے کی سونے کی مرکیاں اُتار کر چمپت ہو گیا - یہہ دونو اکٹھے کھیلا کرتے تھے لیکن اُچکے کا اب پتا نہیں +

۲۳ - اگست جمعرات کو احاطہ سردار سجیت سنگھ اہلووالیہ متصل کوتوالی ایک مکان گرا جس کے نیچے ایک عورت

نیچے دب گئے اسی وقت ہا ہا کار مچ گئی بہت لوگ جمع ہوگئے اور پولیس کو اطلاع ہوئی ایک لڑکی اور ماں خود بخود زندہ نکلی پولیس نے تلاش کرنے سے ایک معصوم لڑکی اور اُس کی نابینا ماں کو زندہ نکالا اور ایک لڑکی اور دو لڑکے مرے ہوئے پائے گئے +

۲۲- اگست بدہ کی خبر ہے کہ موچی دروازہ کیلگراں کی گلی مسمی بساکی لڑکی عمر ۵ سال کو دو کس بردہ فروش ورغلا کر لے گئے کہ آ تجھے اناریں دیں گے۔ دروازہ سے باہر نکلنے پر ایک بدمعاش نے لڑکی کو اُٹھالیا اور شہر کے باہر چلنے لگا جب موچی دروازہ کے باہر پہنچے اور شہر کی حدود سے نکلنے لگے تو ایک نائی کو دیکھ کر یہہ لڑکی پہچان کر رونے لگی جو اسی کی گلی کا باشندہ تھا۔ نائی نے پوچھا تو لڑکی نے بتایا کہ یہہ مجھے اُٹھا کر لئے چلے ہیں۔ اتنے میں بردہ فروش جلد جلد چلنے لگے اور بھاگنے کی کوشش کی لیکن حجام مذکور نے خود اور دو ایک اور ساتھیوں کو لیکر اُنکو پکڑ لیا۔ لڑکی کو اپنے پاس بٹھالیا اور بردہ فروشوں کو لوہاری دروازہ پولیس لین میں گرفتار کرا دیا +

دہلی

ایک قابل افسوس واردات

۲۰- اگست، کو کوچہ گھاسی رام میں ایک برہمنی نے اپنے بیٹے کی بہو بعمر چودہ سال کو جس کو پہلے بھی وہ اکثر مارا کرتی تھی چکی وغیرہ نہ پیسنے پر موسلی آہنی ہاون دستہ سے مار ڈالا۔ سنا ہے کہ سر کچلدیا۔ اور کوٹھری میں ڈالدیا۔ کچھہ دیر تک وہ لڑکی زندہ رہی اور ہائے ہائے کرتی رہی اور کئی مرتبہ اپنی ساس سے کہا کہ مجھے پانی تو پلا دو میرا دم نکل رہا ہے مگر اُس نے نہیں سنا اور اطمینان سے روٹی پکاتی رہی۔ جب اُس کا خاوند اور بیٹا باہر سے گھر میں آئے اور دریافت کیا کہ بہو کہاں ہے تو اُس نے کہا تم کھانا کھالو اندر ہے اُن کو شک ہوا اندر جاکر دیکھا تو اُس کو مرا ہوا پایا۔ برادری میں خبر کرائی اور ارادہ نعش کو لیجانیکا کیا کہ اُس لڑکی کے باپ کو بھی خبر ہوئی جس کو اُن کی طرف سے اُس کی بیٹی کے مرنے کی اطلاع نہیں کی گئی تھی وہ آیا تو ان لوگوں نے بہت عذر اُس کی نعش اُٹھالے لئے گئے مگر زبردستی جب اُس کو جاکر دیکھا تو یہہ حال پایا کہ جا بجا سے خون بہہ رہا ہے اُس نے فوراً پولیس میں اطلاع کی۔ پولیس آئی۔ نعش شفاخانہ بنابر ملاحظہ ڈاکٹر صاحب بھجوادی گئی اور اُن تینوں کو پولیس نے ضمانت تعدادی تین ہزار روپیہ پر چھوڑ دیا۔ مقدمہ زیر تحقیقات ہے +

ایک عجیب خبر

پولیس نیوز بحوالہ دارالسلطنت و اُردو گائیڈ رقمطراز ہے کہ

بلیا میں اس سال بقرعید اور محرم کا جو نباہ ہوا ایسا ہوا کہ اب اُس کے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے یہہ سمجھئے کہ رعایا نے امن قایم رکھا اور بجائے اُس کے پولیس کے مظالم برپا ہوگئے جس سے ضلع بلیا کے شرفا بے عزت ہوئے جاتے ہیں۔ بلیا سے ایک اخبار موسوم بہ قیصر ہند ہفتہ وار شایع ہوا کرتا ہے اس پرچہ کے اڈیٹر مرزا آغا حسین ہیں۔ یہہ اخبار نہایت خوبی کے ساتھ اپنے فرایض منصبی ادا کرنے میں سرگرم رہتا ہے چنانچہ اڈیٹر نے اپنے آزاد قلم کو پولیس کی بے عنوانیوں کی طرف متوجہ کیا اور اُن کے حالات کو اپنی عادل اور رعایا پرور گورنمنٹ کو دکھانا شروع کیا جس سے کل افسران پولیس اڈیٹر سے رنجیدہ ہوئے اور اڈیٹر کے فکر میں ہوئے کہ اس پر کوئی مقدمہ قایم کریں۔ لیکن مرزا آغا حسین کا قدم راستی پر تھا کسی گڑھے میں نہ پڑ سکا۔ ایک پرچہ میں مضمون عیاشی پر توجہ کی گئی۔ عبدالحکیم نائب تحصیلدار بلیا حسب حال خیال کرکے اڈیٹر سے برہم ہوئے پولیس والوں نے اتفاق رائے کرکے نائب تحصیلدار کے بعض مضبوط آدمیوں کو اڈیٹر پر حملہ کرنے کے لئے تعینات کیا اور اُس کی خبر اڈیٹر کو ملی۔ ۲- جولائی ۱۸۹۴ء کو یک بیک اڈیٹر کو یہہ خبر ملی کہ ہمارے مارنے کے لئے چند اشخاص منجانب نائب تحصیلدار آرہے ہیں اور ہماری تلاش میں ہیں۔ اڈیٹر یہہ خبر وحشت انگیز سن کر جناب مولوی سید عوض علی صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ علاقہ کی خدمت میں اطلاع کے لئے جا رہے تھے کہ اثنائے راہ میں وہ متعین آدمی اڈیٹر کو مل گئے اور مارنے کے لئے دوڑ پڑے۔ اس موقع پر چند اشخاص کی موجودگی کے باعث مارنے والے رک گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اڈیٹر نے ڈپٹی مجسٹریٹ علاقہ سے جاکر اطلاع کی۔ ڈپٹی مجسٹریٹ نے اڈیٹر کو یہہ حکم دیا کہ تم جاکر اس امر کی رپورٹ پولیس سٹیشن میں کرو تب اڈیٹر تھانہ میں گئے۔ وہاں انسپکٹر۔ سب انسپکٹر اور کورٹ انسپکٹر و دیگر ملازمان پولیس موجود تھے اڈیٹر نے کہا کہ میں رپٹ کرنے آیا ہوں۔ اور حال بیان کیا اہلکاران پولیس نے کسی حیلہ سے اڈیٹر کو ٹھہرا رکھا اور کانسٹبل بھیجکر عبدالحکیم نائب تحصیلدار کو بلوایا جب وہ آگئے تو افسران پولیس اڈیٹر کو صفدر علی انسپکٹر کے مکان میں لے گئے اور مکان کا دروازہ بند کرنا چاہا۔ اڈیٹر کے ایک عزیز نے روکا اُس کو بھی ڈنڈے سے ضرب پہنچائی گئی جس کا معائنہ ڈاکٹر نے کیا ہے بعدہٗ مکان کے اندر لیجا کر سخت بیرحمی کے ساتھ جسقدر ممکن ہوا اڈیٹر کو مارا اور جو کپڑا اڈیٹر کے بدن پر تھا پھٹ گیا اڈیٹر نے جب اپنی جان بچنے کی کوئی صورت نہ دیکھی تو بہت سے خوشامد کی۔ لیکن، وہ لوگ باز نہیں آئے اُس کی اطلاع ڈپٹی مجسٹریٹ علاقہ کو ہوئی جناب ڈپٹی مجسٹریٹ بہادر اطلاع پاکر موقع پر تشریف لائے اور اڈیٹر کو اندر مکان انسپکٹر کے پایا +

عبرت بخش سزا

ڈاکخانہ چکوال میں جس ہرکارہ نے آٹھ آنہ کھائے تھے اور چار آنہ بطور نذرانہ حاصل کئے تھے اُس کو ڈیڑھ سال قید سخت اور ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی +

جنگِ چین وجاپان

جاپانی گورنمنٹ نے ۵ کروڑ ڈالر کے قرض لینے کا ارادہ کیا ہی یہہ قرضہ اہل ملک ہی سے لیا جاویگا اور آسانی سے وصول ہوگا جاپان کا قومی قرضہ بمقابلہ ممالک یورپ کے خفیف یعنے ۲۴ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر ہی اور سلطنت کی آمدنی ۸ کروڑ ۶۰ لاکھ ہی۔ سرکاری ریلوں کی آمدنی ۴۰ لاکھ ڈالر ہی اور اگر گورنمنٹ چاہے تو اُن کو ۶ کروڑ ڈالر میں ابھی بیچ سکتی ہی ؛ بخلاف اس کے آغاز جنگ میں جاپان کے شاہی خزانہ میں قریب دو کروڑ روپیہ جمع تھا حالانکہ چین کے خزانہ میں قریب ۲۰ کروڑ روپیہ کے صرف وہ جمع ہی جو بڑی مہارانی صاحبہ کی تقریب سالگرہ کے لئے جمع کیا ہی اور جس رقم کو جنگ میں صرف کرنے کی صلاح ٹھہری ہی ؛ بہرحال چین نے بھی ایک عظیم قرضہ برلن اور لنڈن میں لیا ہی جو زیادہ تر نقرئی سکہ میں ہوگا اور پانچ فیصدی کے حساب سود دیا جاویگا ؛ ڈاک ولایت کی خبر ہی کہ انگلستان میں اس جنگ کے متعلق جاپان سے سخت نفرت ہی کہ وہ بہت چھچھورا ہی اور اس کو نیچا دیکھنا ہوگا ؛ اُس نے نہ فقط برٹش رزیڈنٹ کو بےعزت کیا بلکہ قبل دینے اشتہار جنگ کے چین کے ایک جہاز کو جس پر انگریزی جھنڈا لہراتا تھا محض زبردستی سے ڈبو دیا ؛ چینیوں کی نسبت خبر ہی کہ وہ جاپان سے مطلق نہیں ڈرتے اور صدقِ دل سے یقین کرتے ہیں کہ وہ سخت مُنہہ کی کھاویگا۔ چینی کارخانوں میں دن رات کام ہورہا ہی اور سامان جنگ گولہ بارود سرعت سے تیار کر رہے ہیں ؛ عام اہل الرائے کے خیال اس جنگ کے نتیجہ کی نسبت بٹے ہوئے ہیں ؛ بعض چین کی وسعت اور عظمت کو دیکھ کر جاپان کو بمقابلہ اس کے پاسنگ برابر بھی نہیں سمجھتے ہیں۔ ان کے خیال میں جاپان کی حماقت ہی کہ چین کے ساتھ دست بگریباں ہوا۔ وہ پیشین گوئی کرتے ہیں کہ جاپان اپنی غلطی کو بہت جلد محسوس کریگا ؛ گورنمنٹ چین بھی پختہ طور پر ایسا ہی خیال رکھتی ہی۔ لیکن بعض لوگ جو تجربہ کار اور جہاندیدہ ہیں کہتے ہیں کہ چین بالکل سُست اور کاہل ہی اور جاپان چست اور تیار ہی۔ جاپان کی برجستہ فوج کا ایک قلیل دستہ چین کی عظیم فوج کو منتشر کریگا اور چین کو اپنا آپ سنبھالنا مشکل ہوجائیگا۔ انگلستان کے اخباروں کی رائے بھی بٹی ہوئی ہی۔ ایک ہیں جو کہتے ہیں کہ انگلستان عملی طور پر اس جھگڑے کو طے کرے اور اپنے فوائد کی احتیاط رکھکر ایسی شرطیں قایم کرکے دونوں سے منظور کرائے جو چین اور جاپان دونوں کے حق میں مساوی منصفانہ ہوں۔ یہہ کہتے ہیں کہ انگلستان کو عظیم تعلق کوریا سے ہی۔ دوسرے خیال کرتے ہیں کہ دونوں لڑکوں کو اپنے دل کا بخار نکال لینے دو الگ کھڑے دیکھا کرو کہ کیا ہوتا ہی اور بکمال خبرداری سے اپنے فواید کی حفاظت کئے جاؤ ؛ برٹش گورنمنٹ کا خیال فی الحال اسی رائے کی طرف مایل ہی۔ وہ اپنے ناکوں پر مضبوط طور پر کیل کانٹے سے محفوظ ہی۔ یہہ تیاری صرف اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ہی نہ کہ چین یا جاپان کے مدد دینے کی نیت سے ؛ بے رعایتی کا رویہ یہاں تک مدنظر رکھا گیا ہی کہ جاپان نے ایک تارپیڈو کیچر انگلستان سے فرمایشاً بنوایا تھا وہ بن کر تیار ہوگیا۔ روانہ کرنے کو تھے کہ گورنمنٹ نے روکدیا کہ اس سے رعایت کا گمان ہوگا جو خلاف ارادہ ہی ؛ اسی طرح ایک جنگی جہاز چین نے بھی انگلستان سے خرید کیا تھا اور یہہ سودا بھی فسخ کیا گیا ہی ؛ روس کا خیال اس بارہ میں نرالا اور محض خودغرضانہ ہی۔ وہ اس جنگ سے پولیٹکل فائدہ اُٹھانا چاہتا ہی اور سمجھتا ہی کہ چین کی حمایت سے زیادہ کام نکلیگا ؛ روس کی حرکات سے ایسا پایا جاتا ہی کہ وہ پہلے تو چین کا طرفدار ہوکر جاپان کو دباویگا اور پامیر میں اپنا مطلب نکالیگا لیکن بعد میں چین کو بھی دھتا بتاکر آخر کار کوریا کو اپنے تصرف میں کرے گا۔ روسی اخبار جو کچھ اس بارہ میں لکھتے ہیں سراسر شرارت مجسم ہی اور اشتعالک بخش۔ ان کی نکتہ چینی سے انگلستان کی نفرت مترشح ہوتی ہی اور وہ صاف لکھتے ہیں کہ روس کو پولیٹکل تعلقات کوریا سے ہیں لیکن انگلستان کو صرف تجارتی تعلق ہی اور تجارتی تعلق پولیٹکل تعلق کے منصب کے آگے ہیچ ہی۔ کوریا کی نسبت بیان کیا جاتا ہی کہ چھوٹے چھوٹے ٹاپوؤں کا مجموعہ ہی جو تعداد میں قریب ایک سو کے ہیں۔ سب ٹاپو آباد ہیں اور زیادہ حال معلوم نہیں ؛ چین میں حکم دیا گیا ہی کہ کوئی چیز جو سامان جنگ سے متعلق ہو اور جس میں چاول بھی شامل سمجھے گئے ہیں جاپان کو نہ بھیجی جاوے +

کوریا کی تازہ آمدہ خبروں سے معلوم ہوا کہ چینیوں نے حال میں ایک عظیم فتح حاصل کی ہی جمعہ ہفتہ گذشتہ کو مقام پنگیانگ میں ایک سخت لڑائی ہوئی جس میں چینیوں نے جاپانی فوج کو شکست دیکر بہت کشت وخون کے ساتھ مقام مذکور کے خالی کرنے پر مجبور کیا۔ جاپانی سپاہ تتر بتر ہی کے ساتھ چنگھو کو بھاگ گئی اور وہاں راتوں رات مورچہ بندی کرکے اپنے قیام کو محفوظ کیا۔ دوسرے روز چینی فوج ظفر موج نے چھنگو پر دھاوا کیا اور سخت جنگ کے بعد جاپانی فوج کو سخت نقصان کے ساتھ وہاں سے بھی نکال دیا۔ ابھی معلوم نہیں ہوا کہ ان فتوحات میں چینیوں کا کسقدر نقصان ہوا تھا ؛ ان متواتر شکستوں سے مجبور ہوکر ۵ ہزار جاپانی فوج کوریا کے صدر مقام سیول سے بلائی گئی ہی۔ یہہ فوج پنگیانگ کی طرف بڑھ رہی ہی اور ایک اور سخت لڑائی کی اُمید کی جاتی ہی۔ جاپانی فوج پھر فوسان میں اتر رہی ہی اور اس کا منزل مقصود سیول ہی کیونکہ یہہ مقام جاپانی سپاہ سے اب بالکل خالی ہوگیا ہی ؛ یہہ بھی خبر ہی کہ پادری وائیلی صاحب جو سکاچ مشن سے متعلق ہیں اُن صدموں کے کارن فوت ہوگئے ہیں جو چینی فوج کے نیوچانگ سے کوریا کو بڑھنے کے دوران میں برداشت کئے تھے +

(عام)

بندروں کا تماشا

سول ملٹری گزٹ لاہور ایک عجیب دل لگی کی بات لکھتا ہی کہ لاہور کے ایک دروازہ کے باہر ایک قلندر بندروں کا تماشا کر رہا تھا۔ اس نے تماشا کرتے ہوئے بندر کو کہا۔

نہ یہہ تو و کہاؤ-کہ انگریز کابل میں کس طرح داخل ہوئے" بندر جھٹ سرخ کوٹ پہنکر پر دار ٹوپی سر پر رکھکر اور ٹین کی ننگی تلوار ہاتھہ میں لے کر بڑے غرور کے ساتھہ چلنے لگا-اس کے بعد قلندر نے کہا" اب انگریزوں نے کابل کو کس طرح چھوڑا" اُس وقت نظارہ بالکل بدل گیا-بندر پھٹے پرانے چیتھڑے پہنکر لنگڑاتا ہوا لاٹھی کے سہارے پر چلنے لگا-تماشائیوں نے اس کھیل کو بہت پسند کیا-درحقیقت ہندوستان برٹش گورنمنٹ کے ماتحت ایک آزاد ملک ہو گیا ہے +

سانپوں کی پرستش

انگریزی اخبار نے تعجب سے لکھا ہے کہ ہندوستان کی عجیب نرالی باتوں میں ایک بات یہہ ہے کہ ٹراونکور میں سانپوں کی پرورش کے مقامات ہیں جہاں انکی پرستش اور افزائش نسل کیجاتی ہے-ان کو کاؤ کہتے ہیں اور بقول رپورٹ مردم شماری ریاست کئی ہزار کاؤ قلمرو ٹراونکور میں پائے جاتے ہیں-سترہ برس ہوئے جبکہ مسٹر وارڈ اور کارٹر بطور سیاحت کے آئے تھے وہ اندازہ کرتے ہیں کہ وہاں کم از کم ۱۵ ہزار ایسے مقامات ہوں گے-یہہ مندر مختلف دیوتاؤں سے منسوب ہیں-بعض بہت قدیم اور مشہور ہیں اور بڑی بڑی جائدادیں گذارہ کے لئے رکھتے ہیں-ایک بڑا مندر مقام ناگر کائل میں ہے جو جنوبی علاقہ کا مشہور مقام ہے-بعض مقامات میں سانپ پالے جاتے ہیں اور ہر روز ان کو دودھ پلاتے ہیں-نہ فقط ان کی عزت اور پوجا کی جاتی ہے بلکہ ایک خاص قسم کے سانپ کو بخوشی تمام گھروں میں آنے دیتے ہیں-اس کا نام چیرہ ہے-عام کا خیال ہے کہ اگر اس ذات کا سانپ کسی کی چھت تلے رات بسر کرے تو اس مکان کا مالک پھلتا پھولتا ہے-یہہ بھی عام خیال ہے کہ کاؤ کے اندر کسی سانپ کے کاٹے کا اثر نہیں ہوتا-خاص ٹراونکور میں ۴۰ بڑے مندر ہیں جو سانپوں کی پوجا کے لئے وقف ہیں +

انارکسٹوں کا زور

اٹلی میں جس انارکسٹ نے وزیر اعظم صاحب یعنے سائنر گرسپی کے قتل کی ناکام کوشش کی تھی اُس کو ۲۰ سال کی سزا کے ملنے کی خبر لکھہ چکے ہیں-ڈاک ولایت میں اس مقدمہ کی عجیب کیفیت معلوم ہوئی-ملزم مسمی لیگا نے دوران مقدمہ میں مطلق گھبراہٹ یا پریشانی ظاہر نہیں کی بلکہ بڑی بہادری اور خورسندی سے سوالات عدالت کے جواب دئے گویا کہ اُسکو اپنے فعل پر نادم ہونے کی کوئی وجہہ نہ تھی-اُس نے عدالت کی طرف مخاطب ہوکر بجواب ایک سوال کے کہا کہ مینے اُن کے قتل کی کوشش ذاتی نفرت کی وجہہ سے نہیں کی بلکہ اُس کے طریق حکومت سے غریب مزدوری پیشہ جماعتوں کو جو مشکلات برداشت کرنی پڑتی ہیں ان کی جانب ملک کی طرف سے اظہار ناراضی مدنظر تھا-ملزم نے اپنے عقیدہ کی نسبت تفصیل کے ساتھہ گفتگو کی اور کہا کہ انگریز لوگ اُس وقت تک آزادانہ ہونگے کہ جبتک وہ لوگ اپنی ایک عام برادری قایم نکریں گے اور جبتک وہ لوگ معدوم نہ کئے جاوینگے جو حب الوطنی کے خطاب سے خلاف طور پر منسوب کئے جاتے ہیں کیونکہ یہی لوگ ہیں جو مختلف اقوام میں برادرانہ ارتباط کے قایم کرنے میں مخل ہوتے ہیں اور لڑائیاں پیدا کرتے ہیں جن میں رعایا کے خون کا کروڑہا روپیہ مثل پانی کے بہایا جاتا ہے-ملزم اس طریق پر گفتگو کرتا تھا کہ سرکاری وکیل نے یہہ کہکر روکا کہ یہہ لکچر دینے کا مقام نہیں ہے-ملزم نے اُس کے جواب میں کہا کہ کیا تم مجھکو گفتگو کرنے کی آزادی سے بھی محروم کرنا چاہتے ہو؟ اس کے بعد لیگا نے کہا کہ پولیس کی سخت بالگیاں اور مظالم کو دیکھکر میرا ہمیشہ یہہ ارادہ تھا کہ پہلے روم کے اعلیٰ افسر پولیس کو قتل کرڈالوں لیکن ازاں بعد کرسپی کے قتل کو ضروری سمجھا کیونکہ تمام انتظام کا ذمہ دار وہی تھا: اس کے بعد لیگا نے صراحت سے بتلایا کہ کس طرح وزیر اعظم پر قتل کے ارادہ سے حملہ کیا تھا اور اپنی گفتگو کے اخیر میں کہا کہ اب کیا دیکھتے ہو-زیادہ سے زیادہ سزا جو تم مناسب سمجھو دو-میں خوشی سے اُس کو بھگتنے کو تیار ہوں-مجھے تمہاری سزا کی رتی بھر پروا نہیں ہے-میں مزدوروں کے حقوق کی خاطر سزا بھگتنے میں اول نہیں ہوں کیونکہ میرے دیگر رفیق فرانس اور سپین میں پھانسی پا چکے ہیں-اس کے بعد سرکاری گواہ پیش ہوئے جن میں پولیس افسر بھی تھے جنہوں نے اسکو گرفتار کیا تھا-وہ لوگ لیگا کے خلاف میں شہادت دیتے تھے اس وقت یہہ شوق سے ہنستا تھا:ملزم کے وکیل نے کہا کہ اُس نے پولیس کے مظالم سے مشتعل ہوکر یہہ حرکت کی تھی-عدالت نے وہ سزا تجویز کی جو اوپر لکھی گئی ہے + (عام)

چین میں اندہوں کی تعلیم

ہفتہ وار ناقل ہے کہ:-شاید کسی معقول پسند کو اس امر سے انکار نہیں ہوگا کہ عیسائی پادریوں کا مذہب کے لحاظ سے خواہ کچھہ ہی عقیدہ ہو-مگر یہہ بنی نوع انسان کی بھلائی اور مخلوق کو راحت پہنچانے میں کسی طرح کوتاہی نہیں کرتے-صدہا مثالیں ایسی موجود ہیں جن سے ان کی اعلیٰ درجہ کی خیر خواہی اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی سچی نیت پائی جاتی ہے-دریاؤں-سمندروں پہاڑوں-جنگلوں-بیابانوں میں تہذیب کے قریب قریب کل سامان مہیا کردینے میں اُنہوں نے اپنی قابلیت کا ثبوت دیدیا ہے-مریضوں کو شفا پہنچانے میں یہہ ہر وقت سرگرم رہتے ہیں-پڑہانے لکھانے میں یہہ گروہ سب سے صرف زر کرتے ہیں-لولے لنگڑے-اور اپاہجوں کو تسکین دینے کا باعث ہوتے ہیں-کچھ عرصہ ہوا کہ پادری ولیم مری صاحب نے پیکن دارالخلافہ ملک چین میں اندھے آدمیوں کو خواندہ بنادیا +

سب سے پہلے پادری صاحب نے سوچا کہ اگر چار ہزار جدا جدا فقرے بن جاویں تو کام چل سکتا ہے مگر یہہ اُمید موہوم تھی-بعدہٗ اُنہوں نے نہایت مستعدی کے ساتھہ ہر ایک چینی لفظ کی آواز کو قلمبند کرنا شروع کیا اور بہت جلد معلوم کرلیا کہ یہہ گنتی میں کل ۴۰۸ ہیں-پھر اُنہوں نے ہندسوں کے لئے

نقطے تجویز کئے اور پھر نقطوں ہی کے ذریعہ دہائیاں اور سیکڑے بنادئے اُن کو پھر ۱۰ حصوں میں منقسم کیا۔ اور اسی طرح سب کو علیحدہ علیحدہ رکھا۔ ہندسوں کی خاص خاص آوازیں مقرر کیں تاکہ حافظ کو ہر وقت مدد ملے اور ہر ایک ہندسہ پر ایک خاص فقرہ کا انحصار رکھا۔ ہندسوں کو موٹے موٹے ٹائپ میں لکھ کر اونپر انگلی پھروانی شروع کی۔ اس مشق سے وہ بہت جلد ہندسوں کو پہچاننے لگ گئے۔ مثلاً ایک کے ہندسہ کو ٹٹول لیا تو فوراً سمجھ گئے کہ آج آندھی پانی کا دن ہے۔ ۲ کے ہندسے سے جان لیا کہ کہتے ہیں کہ آؤ اور کھانا کھاؤ۔ اسی طرح ۴۰۰ اعداد تک حفظ کر لینا کچھ مشکل بات نہیں ہے۔ ان اعداد میں بے شمار باتیں آجاتی ہیں اور پھر جوڑ ملاتے ہوئے وہ بہت ترقی کر سکتے ہیں +

ہمارے ملک کے اندھے سوائے سورداس یا حافظ جی کہلانے کے اور کوئی شرف حاصل نہیں کرتے۔ یا تو گذرگاہوں پر بیٹھ کر سارے دن بھیک مانگتے ہیں یا نکمے بیٹھے رہتے ہیں اگر ان کو کوئی ہنر سکھلایا جائے اور کسی ترکیب سے تھوڑا بہت پڑھایا جاوے تو یہہ اپنی قوت کو عزت کے ساتھ پیدا کر سکتے ہیں +

پھرتی ہے مری خاک بگولے میں ہمیشہ
ابتک تو مرے ساتھ ہے ایام کی گردش

لیجئے نانا راؤ باغی جس نے غدر ۱۸۵۷ء میں بمقام کانپور سیکڑوں انگریزوں کو ہلاک کیا تھا باوجود مر جانے کے پھر آموجود ہوا آپ بھی بڑے کوتے ہیں۔ کبھی نیپال میں موجود تھا۔ گاہے تبت میں نظر آیا۔ اور ایک دفعہ مہاراجہ جیاجی راؤ سیندھیا اپنے رشتہ دار کی معرفت گرفتار ہو کر بعد جعلی ثابت ہونے کے جیلخانہ گوالیار میں مر بھی گیا۔ پھر دوسری دفعہ ایک انگریز نے نیپال میں اسے مرتے دیکھا تو بھی ذات شریف اندنوں بمبئی میں پھر گرفتار ہوئے ہیں۔ بمبئی پولیس کو کامل یقین ہے کہ یہہ بدمعاش شخص ضرور نانا راؤ ہے۔ کیوں نہو آپنے تو تناسخ کو بھی مات کر دیا۔ بقول مولانا۔ ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام۔ یہی سچ تو یہہ ہے کہ ساری باتیں لاکھ روپیہ کا اشتہار اور وعدہ جاگیر و خطاب کراتے ہیں۔ ورنہ کجا نانا راؤ اور کجا اُس کی گرفتاری۔ ۵۰ سال کی عمر اُس کی غدر میں تھی اور ۳۷ برس غدر ۱۸۵۷ء کو ہو چکے۔ یہہ ملا ۹۵ برس گذرنے پر بھی نانا راؤ کی کیا عقل ماری گئی ہے۔ کہ عدم آباد سے نکلکر ہندوستان میں آئے۔ بہتر ہوگا کہ سرکار اُس کی گرفتاری کے اشتہار کو منسوخ فرمائے ورنہ قیامت تک نانا راؤ پیدا ہوتے رہیں گے +

رُوس میں آزادی کا ناس

روس میں عام خواہشات کے پورا کرنے کی کس قدر کوشش کی جاتی ہے ذیل کی حکایت سے معلوم ہوگا۔ پورا کرنا تو ایک طرف ان کا اظہار بھی داخل جرم سنگین ہے۔ ۱۷ اپریل کو دارسا میں ایک جلسہ کیا گیا جس میں اخبار گولو کے اڈیٹر ایم پوٹوکی صاحب بھی شریک تھے۔ اس جلسہ میں رعایا کی خواہشات کا اظہار ہوا تھا۔ گورنمنٹ روس نے یہہ سن کر حکم دیا کہ حاضرین جلسہ گرفتار کئے جائیں۔ منجملہ ۲۰۴ حاضرین کے ۱۶۰ پکڑے گئے اور اُن کو بغیر تحقیقات کے بیابان سائبیریا کو جلا وطن کیا گیا اور اڈیٹر اخبار کی نسبت یہہ سزا قرار پائی ہے کہ پانچ سال تک قید بامشقت ہو اور ازاں بعد مثل دیگر ملزموں کے جلا وطن کیا جاوے گا +

جوتی چور بدمعاش

جہلم میں جوتی نام ایک بدمعاش کو جو جلسوں اور مجمعوں میں جا کر لوگوں کی جوتیاں چرا لیا کرتا تھا اس جرم میں چھ ماہ قید سخت اور ۳۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی۔ دو مرتبہ پیشتر بھی اسی ذلیل کام کے لئے سزایاب ہو چکا تھا۔ ایک مرتبہ بید لگائے گئے دوسری مرتبہ قید محض بھگتی اب قید سخت کی نوبت آئی لیکن جوتہ چرانا نہ چھوڑا +

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

جرمن اور آسٹریا میں قریباً ایک سو سکول ہیں جن میں کھانا پکانے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور چار برس کی تعلیم کے بعد طلبا کو ڈپلوما ملتا ہے۔ لڑکیوں کو کھانا پکانے کی تعلیم ایک نہایت ضروری امر ہے +

فرانس والے خوش ہیں کہ انارکسٹوں کی بیخ کنی کا مسودہ قانون پاس کیا گیا۔ اس قانون پر عملدرآمد شروع ہوگیا ہے۔ صرف پولیس کا اضافہ کرنا باقی ہے۔ اس کمبخت گروہ نے یورپ میں بڑا سر اُٹھا رکھا ہے +

فرنچ پریسیڈنٹ کے قاتل مسمّٰی سنٹو کو شہر لائنس میں ۱۶۔ اگست کو پھانسی دیدی گئی۔ آخر وقت میں اُس کی تمام سرزوری جاتی رہی۔ اور پھانسی لیتے وقت مارے خوف کے تھر تھراتا تھا +

فلپائن کے مقام مندانا ؤ میں مسلمان رعایا نے سپین کی سپاہ پر حملہ کیا۔ سپین والوں کے ۴ سپاہی معہ ایک افسر قتل ہوئے۔ باغیوں کے ۲۰ آدمی قتل ہوئے اور اُن کو منتشر کر دیا گیا +

سلیسیا میں ایک مزدور ساڑھے چار مہینے سے سو رہا ہے۔ غذا اُس کو ایک نلکی کے ذریعہ سے دی جاتی ہے۔ اُس کی اصلی ہیئت میں کچھ فرق نہیں آیا سوا اس کے کہ اُس کے اعضا سخت ہو گئے ہیں +

رُوسی امیر البحر مسمّٰی زروازاف بازار میں جاتا ہوا قتل کیا گیا۔ وہ گاڑی پر سوار جاتا تھا کہ ایک معزول ملازم نے تلوار سے قتل کر دیا۔ اور قتل کرتے کے ساتھ ہی خودکشی کر کے اپنی جان بھی دیدی +

روس میں ایک قومی جلسہ کا انعقاد ہوا تھا جس کی آزادی پر گورنمنٹ ناراض تھی۔ منجملہ شرکار جلسہ کے ۱۶۰ آدمی

گرفتار و جلاوطن کئے گئے - ایم پوٹو کی ایڈیٹر اخبار گولو کو پانچ سال قید سخت کی سزا ملی ::

یونان کی ملکہ صرف دنیا کی عورتوں میں امیر البحری کے عہدہ جلیلہ پر ممتاز ہیں - کچھ عرصہ گذرا کہ زار روس نے جن کی یہہ بھتیجی ہیں ان کو اپنے بیڑہ کا امیر البحر مقرر کیا تھا اور تمغہ عنایت فرمایا تھا +

ایران - انگریزی اخبار میں شاہ کج کلاہ کی حکومت کے انتظام کی قلعی کھولی جاتی ہے - کہتے ہیں رعایا تنگ ہے - کاشتکار پریشان ہیں - انصاف کا ملنا مشکل ہے - ایسی باتوں سے ایران ویران ہو جائے گا +

خدیو مصر کے ساتھ دختر سلطان المعظم کے نکاح ہونے کی خبر کی تردید کی گئی ہے - اس خبر پر اکثر اخباروں نے طرح طرح کے خیالات ظاہر کئے تھے - مگر آخر کو معلوم ہوا کہ یہہ صرف عام لوگوں کا خیال تھا +

ایک اخبار نے رائے ظاہر کی ہے کہ درحالیکہ سرکاری خزانہ میں اس قدر روپیہ کی قلت ہے تو کیا ضرورت ہے کہ لاہور میں ایک عالیشان دربار جس میں صرف کثیر ہو کیا جائے کیا برٹش فوج کی شان و شوکت دکھاکر راجگان کو ڈر دکھانا منظور ہے +

ایک سائنس داں یورپین صاحب لکھتے ہیں کہ گلاب کے پھولوں کے سونگھنے سے آواز بگڑ جاتی ہے - اور اپنے دعوے کی تائید میں کئی مشہور گانے والوں کی کیفیت پیش کرتے ہیں جنکی آواز اس کے سونگھنے سے بگڑ گئی +

سورت کی عدالت میں ایک وکیل نے فریق مخالف کے ایک معزز گواہ کو برسر اجلاس لوفر کہا - گواہ نے وکیل پر ازالہ حیثیت عرفی کی نالش دایر کر دی - جس پر صاحب مجسٹریٹ نے وکیل پر پندرہ روپیہ جرمانہ کیا +

احمد آباد میں ایک عورت قوم مرہٹہ زیور پہنے ہوئے ٹھاکر جی کے درشن کے لئے مندر میں گئی - پوجاری نے بطمع زیور اس کا گلا کاٹ کر ہلاک کر ڈالا - پولیس نے پوجاری کو گرفتار کر لیا - کیفر کردار کو پہنچے گا +

بڑودہ کے فرنبدوبست واسدیو سداشیو پر ۴۴ الزامات عاید کئے گئے ہیں - ان الزاموں کی تحقیقات بذریعہ کمیشن ہوگی - ۳۰۰ گواہ گذارے جائیں گے +

خوشی کی خبر ہے کہ اودیپور کے بھیل ہوم سے ایک بھیل لڑکا جو بہت دنوں سے متلاشی دین تھا ۱۲ - اگست کو پادری جیمس صاحب کے ہاتھ سے بپتسما پاکر مسیحی جماعت میں شریک ہو گیا :: امید ہے کہ بھیل ہوم سے بہت مسیحی نکلیں گے +

اودیپور میں آیندہ انتظام ریاست کے متعلق پولیٹکل ایجنٹ اور دربار کے درمیان کچھ جھگڑا ہوا ہے - جس کے مٹانے کے لئے ایجنٹ گورنر جنرل کوہ آبو سے تشریف لائے ہیں - اور اودیپور میں بارہ مقام ہوئے ہیں +

اجمیر - تاریخ ۱۰ - اگست سنیچر کے روز سے بارش شروع ہو گئی ہے اور ابھی تک جاری ہے - اب قحط کا خوف رفع ہو گیا اور لوگ اس بارش کے باعث نہایت خوش اور شکر گذار ہیں +

آگرہ - خوشی کی بات ہے کہ مولوی عبد المعبود پروفیسر فارسی سینٹ جانس کالج جن کا نام گذشتہ پرچہ میں غلطی سے عبد المحبوب لکھا گیا تھا جرم قلب سازی سے بری ہو گئے -
"رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت" +

میرٹھ - ۲۲ - اگست کو موضع فاضل پور سے ایک لاش آئی جس کے ہمراہ بہت سے مرد و زن گریہ کناں تھے - خون کرنے والا بھی ساتھ تھا - سنا گیا کہ یہہ قوم کھٹیک سے ہیں آپس میں لڑائی ہوئی جس سے وہ شخص مارا گیا +

کلکتہ مشنری کانفرنس مسیحی مردوں کے دفن و کفن کے بارہ میں غور کر رہی ہے - اُس کے سکرٹری نے لاہور مشنری کانفرنس کے سکرٹری سے رائے دریافت کی ہے +

گوسنا جیل کی کیفیت سے گورنمنٹ ہند کو ہفتہ وار بذریعہ تار برقی اطلاع دی جاتی ہے - ہنوز صرف ۲۰ فٹ پانی بہنے کو باقی ہے - دیکھئے یہہ سیلاب کس قدر بربادی بخش ثابت ہو +

لکھنؤ - لال باغ مدرسہ نسوان کی سات لڑکیاں بالفعل آگرہ میں ڈاکٹری سیکھ رہی ہیں - منجملہ ان کے چھ ہندو ایک عیسائی ہیں :: ہیضہ کی شکایت ہنوز چلی جاتی ہے - خدا اپنا رحم کرے +

معزول خان قلات کی دو بیویاں اور دو لڑکیاں کوئٹہ میں آئیں جو جدید خان قلات کی بدسلوکی سے نالاں تھیں - مگر پولیٹکل حکام نے انہیں سمجھا بجھاکر واپس بھیج دیا ہے +

پنجاب گورنمنٹ نے لاہور میونسپل کمیٹی کو ہدایت کی ہے کہ حضور وایسرائے کی تشریف آوری پر شہر کی سجاوٹ وغیرہ کے لئے کوئی روپیہ میونسپل فنڈ سے خرچ نہ کرے - اگر کچھ ضرورت ہو تو پراونشل فنڈ سے خرچ کریں +

لاہور کے قریب ایک موضع میں ایک فقیر نے ایک دوسرے شخص کو صرف اس بات پر غصہ ہو کر مار ڈالا کہ وہ اُس کی ایک پیالہ چھاچھ پی گیا تھا :: چھاچھ کا ایک پیالہ اور انسان کی جان ! +

لاہور کے لوہاری دروازہ میں ۱۷ - اگست کو ایک کشمیری مسلمان نے ایک بازاری .... کو بڑی بیرحمی سے قتل کر ڈالا - یہہ واردات سربازار ہوئی - قاتل بموقع گرفتار کر لیا گیا ہے +

سمبڑیال میں ایک قصاب نے مری ہوئی بکری حلال کرکے بیچنی شروع کر دی - آخر راز فاش ہو گیا اور پکڑا گیا - اب مقدمہ چالان ہو کر عدالت میں آیا ہے - امید ہے کہ واجبی سزا دی جائے گی +

موضع کہار تحصیل سیالکوٹ میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو مارتے مارتے جان سے مار ڈالا - پولیس تحقیقات میں مصروف ہے - بیویوں کو مارنیوالے لوگ بے عقل جانوروں سے بدتر ہیں +

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور

نئی کتابیں - نئی کتابیں - نئی کتابیں

چراغ کلام برطریق حیات - یہہ ایک نہایت مشہور کتاب موسومہ ڈیلی لائیٹ (Daily Light) کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس میں صبح و شام کے لئے جدا جدا سال کے ہر ایک دن کے لئے بائیبل کی ہم مضمون آیات کو مختلف مقامات سے جمع کر کے یوم وار ترتیب دیا ہے جو لوگ عبادتی مطالب یا غور و فکر یا روحانی خوراک حاصل کرنیکے لئے کلام الٰہی کا استعمال کرتے ہیں اُن کے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے۔ یہہ کتاب چھوٹی تقطیع کے ۳۷۲ صفحوں پر اُردو اور رومن اُردو میں نہایت خوشخط چھاپی گئی اور بہ آسانی کوٹ کی جیب میں رکھ سکتے ہیں۔ جلد نرم ہے اور لپیٹ سکتی ہے۔ رنگین کپڑے یا عمدہ ولایتی چمڑے میں مجلد مل سکتی ہے۔ قیمت فی جلد رومن ولایتی چمڑے کی جلد معمولی کپڑے کی عہ فارسی اُردو عہ ولایتی چمڑا - کپڑا عہ

بائیبل کے مطالعہ کیلئے رسالہ کورس مرتبہ مس سوسن صاحبہ

یہہ رسالہ جس کے ترجمے اور اشاعت کیلئے مشن چرچ کونسل نے گذشتہ سال کے جلاس میں اپنے رزولیشن نمبر ۱۵ میں سفارش کی تھی اب ترجمہ ہو کر اُردو اور رومن میں چھاپا گیا ہے۔ یہہ کتاب بائیبل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہے علاوہ جدول اوراد روزانہ کے جسکو اسطور پر ترتیب دیا ہے کہ عہد عتیق تین سال میں عہد جدید سال بھر اور زبور کی کتاب ۶ ماہ میں ختم ہو جاتی ہے اُس کے ابتدا میں طریق مطالعہ کے لئے بعض عملی ہدایات بھی درج کی ہیں جو نہایت مفید اور کارآمد ہیں - یہہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس کورس میں عہد جدید کے ورد دعائے عمیم کے صبح کے دوسرے ورد کی ترتیب کے مطابق رکھے گئے ہیں +

یہہ کورس جنتری کے موافق نہیں - کہ اُسے ہر سال بدلنا پڑے بلکہ ایک نسخہ ہمیشہ کے لئے استعمال ہو سکتا ہے - اور ایسی تقطیع پر چھاپا گیا ہے کہ رومن یا اُردو کی چھوٹی بائیبل میں رکھا جا سکے قیمت فی جلد اُردو یا رومن اُردو ایک آنہ مع محصول ڈاک مراد پنجاب ریلجس بک سوسائٹی کے کتب خانہ واقع انارکلی لاہور یا شہر سے مقررہ قیمت بھیجنے پر مل سکتی ہیں +

مشتہر اسسٹنٹ سکرٹری انارکلی لاہور۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

بذریعہ پبلک نیلام کے مفصلہ ذیل اشیا راقم کے دفتر جنرل سٹور یارڈ لاہور میں فروخت کی جاویں گی بشروع تاریخ نیلام ۲۵ ستمبر ۱۸۹۴ء بروز منگل ہے۔ نیلام ہر روز صبح سات بجے سے شروع ہوگا +

فہرست اشیا :- فولادی سلیپر - پرانے فولادی اور آہنی ریلوں کے ٹکڑے - پہیوں کے ہال فولادی - کمائے ہوئے آہنی پہئے - پرانے کمائے ہوئے لوہے کی چادروں کے ٹکڑے اینگل ٹی (T) اور چپٹی سلاخیں - پہیوں کے دھرے فولادی اور پیتل کے ٹکڑے مختلف اقسام کے +

تمام خریدشدہ اسباب تاریخ فروخت سے ایک ماہ کے اندر احاطہ ریلوے سے اُٹھائے جانا چاہئے - ورنہ ڈمریج بحساب ایک پائی فی من یومیہ دینا پڑے گا +

بحکم

لاہور + }
مورخہ ۱۱- اگست ۱۸۹۴ء }

جی ہائیل صاحب بہادر چیف سٹور کیپر
نارتھ ویسٹرن ریلوے

تصحیح

نور افشاں مطبوعہ ۲۴- اگست ۱۸۹۴ء صفحہ ۸-

کالم اول سطر آخر " الہام کا دعویٰ " کے آگے - یوں ٹکے کی چوٹ نہ کرتے صفحہ ۱۱ کالم دویم سطر ۱۶ اسنگلس کے سینگلس " " " " نشتر " پلستر

انتقال پُرملال

امریکن پریسبٹیرین مشن پنجاب کے لئے بزرگ پادری سی ڈبلیو فورمن صاحب کی وفات عمر آیات جو بمقام کوہ کسولی ۷ - اماہحال واقع ہوئی ایک صدمہ عظیم ہے۔ صاحب مرحوم پنجاب کے مبشران اول میں سے تھے جنہوں نے اول اول پنجاب میں مسیحیت کا علم ظفر نشیم اُس وقت میں نصب کیا جبکہ ملک میں وحشت و جہالت کا آفتاب گویا نصف النہار پر تھا۔ اور ناخواندہ و جاہل باشندگان ملک کو تعلیم یافتہ و مہذب بنانے - اور باطل بتوں اور مصنوعی مذاہب سے خدائے واحد اور مذہب حق کیطرف رجوع کرانے میں جو کچھ کارہائے نمایاں اُنہوں نے کئے ہیں اُنکے معترف نہ صرف مسیحی بلکہ ملک کے تمام غیر مسیحی بھی بالضرور ہیں۔ آپ کا مرکز محنت شہر لاہور تھا جو پنجاب کا دار السلطنت ہے۔ اور اسی مرکزی مقام میں نجات دہندہ کی خدمت بذریعہ وعظ و تعلیم بہت عرصہ تک کرکے آخر کو اسی جگہ کو اپنے مدفن کے لئے پسند کیا جہاں سے وہ روز آخر کو خدا کے بیٹے کی آواز سن کر اپنی آرامگاہ سے نکلیں گے۔ اور اُن لوگوں کے ساتھ جن کے درمیان اس قدر عرصہ دراز تک رہکر نجات کی خوشخبری سنائی ہے کھڑے ہوں گے۔ بیشک صاحب مرحوم جیسے بندوں کے حق میں کلام الٰہی کی شہادت ہے مبارک وے مُردے ہیں جو اب سے خداوند میں مرتے ہیں۔ روح کہتی ہے - کہ ہاں تاکہ وے اپنی محنتوں سے آرام پاویں اور اُن کے اعمال ان کے ساتھ پیچھے چلے آتے ہیں۔ ہم کسی دوسرے وقت صاحب مرحوم کی سچی زندگی کا بیان نذر ناظرین کریں گے۔ فی الحال اس تعزیت نامہ کو اس دعا کے ساتھ - کہ خداوند اُن کے پس ماندگان کو اس صدمہ جانکاہ میں صبر و برداشت اور تسلی عنایت فرماوے ختم کرتے - اور مرحوم و مغفور کے حق میں یقین واثق کے ساتھ کہتے ہیں :-

مبارک ہیں وہ مُردے جو کہ مرتے ہیں مسیحا میں
وہ اپنی محنتوں سے چھوٹ کر آرام پاتے ہیں +
جو دھیں راستبازوں کی سفر کرتی ہیں دُنیا سے
ملائک اُن کے استقبال کو دُنیا سے آتے ہیں

پادری - ای - پی - نیوٹن صاحب منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا +